قادیانیوں کی تکفیر پر اجتماعی فتویٰ

از قلم

خلیفۂ اعلیٰ حضرت

علامہ عبدالرحمٰن بہاری علیہ الرحمۃ

تحقیق، تخریج، حواشی

مفتی سجاد علی فیضی

ناشر:
مکتبہ نعیمیہ، جامعہ نعیمیہ لاہور

غیر منقسم ہندوستان کے دوسو (۲۰۰) سے زائد علماء کا

قادیانیوں کی تکفیر پر اجتماعی فتویٰ

صاحبِ فتویٰ
خلیفۂ اعلیٰ حضرت سید علامہ عبدالرحمٰن بہاری علیہ الرحمہ

تحقیق، تخریج، حواشی
مفتی سجاد علی فیضی

ناشر: مکتبہ نعیمیہ جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور
فون: 0310-5050801, 0333-418335

نام کتاب	--	قادیانیوں کی تکفیر پر اجتماعی فتویٰ
صاحب فتوی	--	خلیفۂ اعلیٰ حضرت سید العلماء علامہ عبدالرحمن بہاری علیہ الرحمہ
تحقیق، تخریج، حواشی	--	مفتی سجاد علی فیضی
کمپوزنگ و پروف ریڈنگ	--	مولانا محمد صدام حسین فیضی
تاریخ اشاعت	--	7ستمبر 2024ء بموقع 50سالہ گولڈن جوبلی 1974ء تا 2024ء
ناشر	--	مکتبہ نعیمیہ جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور

نوٹ: کتاب کی پروف ریڈنگ انتہائی احتیاط سے کی گئی ہے۔اگر پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو مطلع فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔تا کہ اگلے ایڈیشن میں اس کا ازالہ کیا جا سکے۔

پیشگی معذرت

راقم کی اس کتاب میں یا دیگر کتب وتحاریر میں اگر کوئی ایسی بات جو جمہور اہلسنت و جماعت کے مؤقف یا مسلمات کے خلاف نقل ہو گئی ہو تو بندہ اس سے پیشگی اعلان برأت کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ دل، دماغ، نگاہ اور زبان و قلم کو خطا سے محفوظ رکھے۔(آمین)

فقیر فیضی

پیش لفظ

جس طرح رب تعالیٰ ایک ہے اور اس کے ایک ہونے میں ذرا بھر بھی شک نہیں ہے، اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے محبوبِ خدا، افضل الخلق، امام الانبیاء اور خاتم الانبیاء والرسل ہونے میں بھی ذرا بھر شک نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہر لحاظ سے آخری نبی ہیں، صحابہ کرام سے لے کر آج تک ساری امت کا یہی عقیدہ رہا ہے، یہ عقیدہ اجماعی اور قطعی ہے۔ قرآن مجید نے سینکڑوں آیات میں اس ''عقیدہ ختم نبوت'' کو کھول کھول کر بیان کیا ہے، جیسا کہ فرمان الٰہی ہے:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا

ترجمہ: ''محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں سے پچھلے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔''

(الاحزاب: آیت ۴۰، ترجمہ کنز الایمان)

خلیفہ اعلیٰ حضرت سید نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمہ اس آیت کریمہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

''یعنی آخر الانبیاء کہ نبوت آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ختم ہوگئی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نبوت کے بعد کسی کو نبوت نہیں مل سکتی حتیٰ کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو اگرچہ نبوت پہلے پا چکے ہیں مگر نزول کے بعد شریعت محمدیہ پر عامل ہوں گے اور اسی شریعت پر حکم کریں گے اور آپ ہی کے قبلہ یعنی کعبہ معظّمہ کی طرف نماز پڑھیں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا آخر الانبیاء ہونا قطعی ہے۔''

نص قرآنی بھی اس پر وارد ہے اور صحاح کی بکثرت احادیث جو حدتواتر تک پہنچتی ہیں ان سب سے ثابت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سب سے پچھلے نبی ہیں، آپ کے

بعد کوئی نبی ہونے والا نہیں۔اور جو حضور ﷺ کی نبوت کے بعد کسی اور کو نبوت ملنا ممکن جانے وہ ختم نبوت کا منکر اور کافر خارج از اسلام ہے''۔(خزائن العرفان ص ۷۸۳)

یونہی صاحب قرآن ﷺ فرماتے ہیں:

سیکون فی أمتی ثلاثون کذابون کلھم یزعم انه نبی وانا خاتم النبین لا نبی بعدی

ترجمہ:''میری امت میں تیس (۳۰) جھوٹے پیدا ہوں گے ان میں سے ہر ایک گمان کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی (نیا) نبی نہیں ہوگا۔''(ترمذی شریف ۲۲۱۹)

اس امت میں کئی جھوٹے مدعیان نبوت پیدا ہوں گے،مگر ان میں بڑے بڑے کذاب تیس ہیں،جیسا کہ حدیث پاک میں فرمایا گیا۔اور ان تیس کذابون میں ایک نام جو سرفہرست ہے وہ ''مرزا غلام قادیانی'' جہنم مکانی کا ہے،یہ وہ ملعون تھا کہ جس نے بڑے بڑے دعوے کئے جن میں ''دعوئے خدائی''اور دعوئے نبوت بھی ہے۔

چونکہ یہ انگریز حکومت کا خود کاشتہ پودا اور پالتو تھا،اس وجہ سے اسے اس کی خاص سرپرستی اور مالی وسائل میسر تھے،جس کے نتیجہ میں اس کا فتنہ'' فتنہ مرزائیت وقادیانیت'' دیکھتے ہی دیکھتے پھیلنے لگا۔اور ہزاروں لوگوں کو کفر وارتداد کی گہری کھائی میں گرانے لگا۔

پھر قانون فطرت ''لکل فرعون موسیٰ'' کے تحت رب تعالیٰ نے اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے دین کے وارثوں کی ایک جماعت کو مامور فرمایا،جن میں فقہاء و محدثین،صوفیاء ومفسرین،مفتیان ومجددین اور وکلاء ومحققین وغیرہا شامل تھے۔الغرض اولیاء کاملین وعلماء ربانیین نے مرزا ''غلام قادیانی'' اور اس کی ذریت کو ہر محاذ پہ ناکوں چنے چباتے ہوئے انہیں شکست فاش سے دوچار کیا۔ہنوز یہ سلسلہ جاری وساری ہے۔

مرزا غلام قادیانی اور اس کے ماننے والوں کے کافر و مرتد ہونے پر ساری دنیا کے مسلمانوں کا اتفاق ہے۔یہی وجہ ہے کہ مرزا قادیانی کی زندگی سے لے کر آج تک اس کے اور اس کے پیروں کاروں کے کافر ومرتد ہونے پر اہل علم کی طرف سے بار ہا اجتماعی فتویٰ صادر کیا گیا ہے۔جس کی چند مثالیں ذکر کی جاتی ہیں۔

نمبر ا: عارف کامل سرخیل مجاہدین ختم نبوت علامہ غلام دستگیر قصوری علیہ الرحمہ نے مرزا کی کتاب ''براہین احمدیہ'' کا ردبلیغ بنام ''تحقیقات دستگیریہ'' لکھ کر بغرضِ مرزا کی اصلاح کے لئے اسے بھیجی۔مگر اس نے چپ سادھ لی۔

پھر درجنوں مشاہیر علماء کی تقریظات وتصدیقات لے کر اسے دوبارہ بھیج کر اسے دعوت اسلام دی،مگر مرزا نے پھر نظر انداز کر دیا۔پھر آپ نے جولائی ۱۸۸۶ء بمطابق ۱۳۰۳ھ میں ''تحقیقات'' کو عربی میں ملخص کر کے ''رجم الشیاطین برد اغلوطات البراہین'' کے نام سے شائع کیا،اور اس پر علماء حرمین کے کئی علماء کی تقریظات وتصدیقات حاصل کیں،تو یوں مرزا کے کافر ومرتد ہونے پر عرب وعجم کے علماء کا پہلا اجتماعی فتویٰ منظر عام پر آیا۔

نمبر ۲:امام اہلسنت مجدد دین وملت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نے مرزا اور اس کے پیروکاروں کی تکفیر پر عربی زبان میں ایک تحقیقی فتویٰ تحریر کیا، آپ جب دوسری بار ۱۳۲۳ھ بمطابق ۱۹۰۵ء کو حج کے لئے تشریف لے گئے تو آپ نے حرمین طیبین کے تینتیس (۳۳) علماء کی اس فتویٰ پر تقریظات لیں،اور ہندوستان کے دوسو اٹھاسٹھ (۲۶۸) علماء نے اس فتویٰ پہ تقریظات و تصدیقات لکھیں۔جس کا پورا نام ''حسام الحرمین علی منحر کفر المین'' قرار پایا،تو یوں عرب وعجم کے تین سو (۳۰۰) علماء کرام نے مرزا اور اس کی ذریت کے کافر ومرتد ہونے پر بارِ دیگر اجتماعی فتویٰ صادر فرمایا۔

نمبر ۳: پھر انیسویں صدی میں خلیفہ اعلیٰ حضرت سید العلماء علامہ عبد الرحمٰن قادری بہاری علیہ الرحمہ نے مرزا اور اس کی ذریت اور اس کی تحسین کرنے والوں کے کافر و مرتد ہونے پر فتویٰ تحریر کیا، جس کو غیر منقسم ہندوستان کے دوسو (۲۰۰) سے زائد علماء نے اپنی تقریظات و تصدیقات سے مزین کیا۔

جو ''**فتویٰ شریعت غرّا**'' کے نام سے شائع کیا گیا، تو گویا یوں مرزائیت کی تکفیر پہ تیسری بار اجتماعی فتویٰ منظر عام پر آیا۔ اور ابھی ہمارے ہاتھوں میں یہی فتویٰ موجود ہے۔

نوٹ: درحقیقت یہ تین فتاواجات کا مجموعہ ہے، جن میں پہلا فتویٰ مرزا قادیانی اور اس کے متبعین کے بارے میں ہے۔ اس کے آخر میں مرزائی کے جنازہ پڑھنے کے بارے میں ایک مختصر فتویٰ بھی ہے۔

اور دوسرا فتویٰ ان لوگوں کے بارے ہے جو باوجود مرزا کے مرید نہ ہونے کے اور اس کے عقائد کفریہ پہ مطلع ہونے کے اسے مسلمان جانتے ہیں۔ اور تیسرا فتویٰ اس شخص کے بارے ہے جو اصحاب ثلاثہ کے بارے تو اچھا اعتقاد رکھتا ہے مگر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہتا ہے۔

راقم نے یہاں صرف پہلے دو فتاواجات کو ہی ملحوظ خاطر رکھا ہے، اور اسی پہ تحشیہ نگاری کی ہے۔ چونکہ فتویٰ ہذا پر اشاعت یا تحریر کی تاریخ مرقوم نہیں ہے، اور صاحب فتوی سید العلماء علیہ الرحمہ علامہ بہاری کا وصال بھی ۱۹۷۳ء کو ہے۔ تو قرین قیاس یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ فتویٰ ۱۹۵۳ء کی ''تحریک ختم نبوت'' کے زمانے کا ہے۔ کیونکہ اس وقت مرزائیت کی تردید و تعاقب میں یہ تحریک پورے زور پر تھی۔

واللہ اعلم بالصواب

نمبر ۴: ۱۹۵۰ء کی دہائی میں مرزائیت کے خلاف بڑی زور آور تحریک چلی جسے ''تحریک ختم نبوت'' بھی کہا جاتا ہے۔

جس نے اہل اسلام کے دلوں میں ایک تازہ ولولہ بھر دیا جس کے نتیجے میں ملک کے چاروں طرف عقیدہ ختم نبوت و رد مرزائیت پہ جلسے و جلوس منعقد ہونے لگے۔حتیٰ کہ یہ تحریک ممبر و مسجد سے نکل کر حکومتی ایوانوں تک پہنچی۔ بالآخر امام انقلاب قائد ملت اسلامیہ الشاہ امام احمد نورانی صدیقی علیہ الرحمہ کی قیادت میں ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان کی قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر مرزائیوں قادیانیوں کو کافر اقلیت ڈکلیئر کیا۔تو یوں چوتھی مرتبہ پاکستان کے مذہبی و آئینی ایوانوں نے بھی اجتماعی طور پر مرزائیہ کی تکفیر پر اجتماعی فتویٰ و فیصلہ صادر کیا۔**والحمد للہ علی ذالك**

چونکہ فتویٰ ہذا انتہائی اہم تھا اس لئے کہ یہ دوسو (۲۰۰) سے زائد علماء کا اجتماعی فتویٰ تھا اس کی اہمیت کا اندازہ یہاں سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ اس پہ امام اہلسنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضلِ بریلوی اور ملک العلماء ظفر الدین بہاری علیہما الرحمہ جیسے علماء ربانیین کے بھی تصدیقی دستخط ہیں۔اس لئے بھی کہ یہ ایک انتہائی اعلی علمی و روحانی شخصیت کا لکھا ہوا ہے،اس لئے بھی کہ یہ ۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کے زمانے کا ہے اور تھا بھی نادر،اس لئے فقیر نے اس کی اہمیت کے پیش نظر چاہا کہ افادۂ عام کے لئے اس پہ ضروری حواشی نوٹ کر کے اسے شائع کیا جائے۔

مالک کریم عزوجل بوسیلہ تاجدار ختم نبوت محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس ادنیٰ کاوش کو قبول فرمائے،اور صاحب فتویٰ سید العلماء علیہ الرحمہ کے درجات کو مزید بلندی عطا فرمائے۔اوران کے روحانی فیوض و برکات سے ہمیں بھی مالا مال فرمائے۔آمین

خاکپائے مجاہدین ختم نبوت فقیر سجاد علی فیضی

17 جنوری بروز بدھ 2024ء

صاحبِ فتویٰ کے مختصر سوانح

بسیار کوشش کے بعد بھی صاحبِ فتویٰ علیہ الرحمہ کی سوانح حیات پہ کوئی کتاب اور تفصیلی دستاویز میسر نہ ہو سکی، الا یہ کہ انڈیا کے ایک صاحبِ علم دوست کی وساطت سے حضرت مولانا محمد نہال احمد قادری صاحب (بہار) کا ایک مضمون حاصل ہوا جس میں آپ علیہ الرحمہ کے مختصر سوانح حیات لکھے گئے ہیں، ذیل میں ضروری عنوانات کے ساتھ اس مضمون کو درج کیا جاتا ہے۔

اسم گرامی ولقب:

آپ کا اسم شریف عبدالرحمٰن اور لقب مخدوم عالم پناہ ہے۔

ولادتِ باسعادت:

آپ کی ولادت باسعادت ماہ صفر المظفر سن ۱۲۹٤ ہجری بمطابق سن ۱۸۷۵ عیسوی بروز جمعۃ المبارک اپنے نانا جان عارف باللہ سید شاہ عبدالحق نور اللہ مرقدہ (چلہ کش جھرنا پہاڑ ضلع بانکا بہار) کے دولت کدہ بیتھو شریف ضلع گیا میں ہوئی۔

والد گرامی:

آپ کے والد بزرگ وار قاضی القضا فی سلطنت مغلیہ، تارک الدنیا حضرت علامہ سید الشاہ عبدالقادر بیتھوی قدس سرہ النورانی صاحب کرامت بزرگ تھے۔ عالم شباب میں ہی اپنے شیخ وسسر عارف باللہ سید شاہ عبدالحق قادری چلہ کش جھرنا پہاڑ کے ہمراہ تبلیغی دورہ میں کیری شریف تشریف لائے ہوئے تھے۔

اور معمولی علالت کی وجہ سے اچانک یہیں آپ کا وصال پر ملال ہو گیا آپ کے خسر و مرشد برحق عارف باللہ سید شاہ عبدالحق قادری بیتھوی علیہ الرحمہ کے حکم پر

کیری شریف ہی میں آپ کو سپرد خاک کیا گیا۔

اس وقت مخدوم عالم پناہ علیہ الرحمہ کی عمر شریف ٦ یا ٧ سال کی تھی خود حضور مخدوم عالم پناہ علیہ الرحمہ فرماتے تھے کہ مجھے اپنے والد سید عبدالقادر بیتھوی قدس سرہ کی شکل بہت ٹھیک سے یاد نہیں ہے البتہ ایک بار عید کے دن میرے والد مجھے آنگن میں جوتا پہنا رہے تھے تھوڑی سی وہ جھلک مجھے یاد ہے۔

تعلیم وتربیت:

والد صاحب کے انتقال کے بعد آپ کے نانا جان نے بڑی شفقت ومحبت سے آپ کی پرورش کی اور آپ کی تعلیم وتربیت کا مکمل خیال رکھا۔ ابتدائی تعلیم آپ نے اپنے نانا جان کے پاس ہی رہ کر حاصل کی۔ اس کے بعد درس نظامی کے لیے سہسرام، کان پور اور بلند شہر وغیرہ کئی اداروں میں اساتذہ کرام کی صحبتیں اختیار کیں اور ان کی بافیض درس گاہوں میں بہت کچھ پڑھا اور سیکھا۔

مگر جیسے جیسے شعور وآ گاہی کی منزلیں طے کرتے جاتے ویسے ویسے ھل من مزید کی تڑپ بڑھتی جاتی۔

سندِ فراغت، بیعت وخلافت اور آپ پر اعلیٰ حضرت کی شفقت:

انہی اساتذۂ کرام سے اکثر آپ امام اہل سنت شیخ العرب والعجم سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ کے فضائل وکمالات سنتے رہتے تھے اس لیے آپ کے دل میں سرکار اعلیٰ حضرت کی غائبانہ عقیدت ومحبت پیدا ہوگئی اور پھر آپ نے مکمل ارادہ کرلیا سرکار اعلیٰ حضرت کی بارگاہ فیض میں شرف حضوری کا۔

سرکار اعلیٰ حضرت سے جب آپ کی پہلی ملاقات ہوئی تبھی آپ کو یقین ہوگیا کہ اب میرے حصول علم کی تکمیل اسی بارگاہ سے ہوگی۔

آپ نے بارگاہ رضا میں رہ کر خوب محنت سے علم حاصل کیا یہاں تک کہ درس نظامی کی تکمیل کے بعد سرکار اعلیٰ حضرت نے آپ کو دستار فضیلت اور سند سماعت حدیث سے نوازا اور اپنی خلافت بھی عطا کی۔ دستار فضیلت کے بعد آپ اپنے نانا جان عارف باللہ سید شاہ عبدالحق قادری بیتھوی علیہ الرحمہ کے پاس آ گئے اور نانا جان کی صحبت میں رہ کر مکمل تین سال تک روحانی تعلیم حاصل کرتے رہے۔

ان تین سالہ عرصہ میں سرکار اعلیٰ حضرت اور حضور ملک العلماء علامہ ظفر الدین بہاری علیہ الرحمہ کے کتنے خطوط آتے رہے جس میں ہر بار دیگر احوال وکوائف سے آگاہی کے بعد لکھا ہوتا کہ آپ بریلی شریف چلے آئیں۔ حضور شیخ المسلمین نور اللہ مرقدہ سے اس ناچیز راقم الحروف (محمد نہال احمد قادری) نے کئی مرتبہ یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ " وہ سارے خطوط بیتھو شریف گھر میں محفوظ تھے والد صاحب کے انتقال کے بعد میری والدہ محترمہ نے دیگر غیر ضروری کاغذات کے ساتھ وہ سارے خطوط بھی نظر آتش کر دیئے، البتہ حضور ملک العلماءِ علیہ الرحمہ کے دو خط مجھے ملے اور وہ دونوں خط میرے پاس محفوظ ہیں"۔

الحمد للہ حضور شیخ المسلمین نے ان دونوں خطوط کی اس ناچیز راقم الحروف کو بھی زیارت کرائی اور حضور شیخ المسلمین کی اجازت سے دونوں خطوط کی کاپی کرا کر میں نے اپنے پاس رکھی ہے۔ ملک العلماء علیہ الرحمہ ایک خط میں لکھتے ہیں کہ " آپ خط پڑھتے ہی فوراً بریلی شریف کا ٹکٹ لیکر ریل گاڑی پر سوار ہو جائیں۔ آپ کے آنے سے اعلیٰ حضرت کو اس درجہ خوشی ہوگی کہ تحریر سے باہر ہے"۔

آپ اندازہ لگائیں کہ حضور مخدوم عالم پناہ علیہ الرحمہ سے سرکار اعلحضرت کو کتنی محبت تھی۔ یہی وجہ ہے کہ سرکار اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ اکثر فرماتے تھے کہ "پورے صوبہ بہار میں میرے دو ہی گلاب ہیں ایک ملک العلماء علامہ ظفر الدین

بہاری اور دوسرے سید العلماء علامہ سید عبد الرحمن قادری۔ آپ سرکار اعلیٰ حضرت کی بارگاہ میں کافی مقبول تھے اور اعلیٰ حضرت آپ سے بے پناہ شفقت و محبت کا اظہار فرمایا کرتے تھے۔

ایک مرتبہ آپ بیتھو شریف اپنے گھر تشریف لائے ہوئے تھے اور دو ہفتے ہو گئے آپ بریلی شریف حاضر نہیں ہوئے۔

بہار شریف حضور مخدوم جہاں کی بارگاہ میں سرکار اعلیٰ حضرت سے آپ کی ملاقات ہوئی اعلیٰ حضرت نے فرمایا سید صاحب ابھی تک آپ بریلی شریف نہیں پہنچے ؟۔ حضور مخدوم عالم پناہ علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ حضور طبیعت ٹھیک نہیں ہے دوائی کھا رہا ہوں لیکن بخار ختم نہیں ہو رہا ہے۔ سرکار اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ آپ میرے ساتھ یہیں سے بریلی چلیں میں آپ کا علاج کروں گا۔

آپ اعلیٰ حضرت کے ساتھ بریلی شریف آئے سرکار اعلیٰ حضرت نے ایک تعویذ بنا کر دی اور فرمایا کہ اسکو پہن لیجیے مگر کھول کر مت دیکھے گا آپ نے وہ تعویذ پہن لی کچھ گھنٹوں کے بعد بخار مکمل ختم ہو گیا ملک العلماء علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ سید صاحب ذرا اس تعویذ کو کھول کر تو دیکھیں کہ آخر اعلیٰ حضرت نے کیا لکھ کر دیا ہے کہ تعویذ پہنتے ہی بخار ختم ہو گیا آپ نے فرمایا کہ اعلیٰ حضرت نے تعویذ کھول کر دیکھنے سے منع فرمایا ہے حضور ملک العلماء نے کہا ارے یار اعلیٰ حضرت سے معافی مانگ لیں گے۔

بہر حال تعویذ کھول کر جب دیکھا تو دونوں حضرات محو حیرت ہو گئے اس میں صرف لکھا تھا "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" تعویذ کو ویسے ہی لپیٹ کر یہ دونوں حضرات سرکار اعلیٰ حضرت کی بارگاہ میں جا کر کھڑے ہو گئے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے مسکراتے ہوئے فرمایا مجھے معلوم تھا کہ آپ لوگ نہیں مانیں گے۔

اسی طرح حضور مخدوم عالم پناہ سرکار اعلیٰ حضرت سے بے حد محبت فرماتے

تھے آپ کے بڑے صاحب زادے حضرت سید حماد میاں علیہ الرحمہ فرماتے تھے کہ والد صاحب حضور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا اکثر تذکرہ فرماتے اور اعلیٰ حضرت کی نعتیہ اشعار اپنی تنہائیوں میں بڑے شوق و وجد سے گنگاتے رہتے اور فرماتے کہ اعلیٰ حضرت کی نعتیہ اشعار سے روح کو غذا ملتی ہے۔

خدمات دینیہ:

آپ بریلی شریف دوبارہ پھر تشریف لے گئے اور دو سال تک آپ نے سرکار اعلیٰ حضرت کی خواہش پر دار العلوم منظر اسلام میں درس و تدریس کے فرائض انجام دیئے۔ بعدہ دار الافتا آ کے منصب جلیلہ پر فائز فرما کر افتا نویسی کی ذمہ داری بھی عطا فرما دی۔ مکمل بارہ سال تک بارگاہ اعلیٰحضرت میں آپ نے فتاویٰ نویسی کے کام انجام دیئے۔ آپ بڑے متقی عبادت گزار شب زندہ دار تھے فرائض کے علاوہ نوافل کی کثرت سے اہتمام فرماتے نماز فجر کے بعد تقریبا دو سے ڈھائی گھنٹے تک قرآن کریم کی تلاوت کرنا اور دیگر اوراد و وظائف میں مشغول رہنا روز کا معمول تھا۔ مغرب کی نماز سے فارغ ہو کر اپنی خانقاہ میں چارپائی پر لیٹے لیٹے تسبیح پڑھتے رہتے اگر معتقدین بیٹھے ہوتے تو واعظ و نصیحت فرماتے ورنہ ذکر و تہلیل میں مشغول رہتے۔

تصانیف:

آپ صاحب کشف و کرامت اور صوفی بزرگ ہونے کے ساتھ ساتھ صاحب تصنیف بھی تھے پیکان جانگداز بر جان مکذبان بے نیاز، بطش غیب، رجال الغیب اور افتا حرمین کا تازہ عطیہ وغیرھم جیسی کئی کتابوں کے مصنف بھی تھے۔

وصال شریف:

اٹھانوے سال کی عمر میں ۱۳ ذی الحجہ ۱۳۹۲ ھجری بمطابق ۲۲ جنوری ۱۹۷۳ عیسوی رات ۱ بجکر ٤٤ منٹ پر آپکا وصال پرملال ہوا۔نماز جنازہ آپ کے شہزادہ و جانشین شیخ المسلمین حضرت علامہ الحاج الشاہ سید محمد حسنین رضا قادری قدس سرہ نے پڑھایا۔

مزار شریف:

آپ کا مزار اقدس کیری شریف میں مرجع خلائق ھے ہر سال ۲۰ -۲۱ جنوری کو آپ کا عرس سراپا قدس ہوتا ہے اور لاکھوں بندگان خدا آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر آپ کی روحانی فیضان سے مالا مال ہوتے ہیں۔

ابر رحمت تیری مرقد پر گہر باری کرے
حشر تک شان کریمی ناز برداری کرے

❋❋❋❋❋❋

﴿فتویٰ شریعت غرا﴾

مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے مریدوں کی بابت

سوال

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس شخص کے بارے میں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کہتا ہے۔ ۱ کہ میں مسیح موعود ہوں ۲ اور عیسیٰ بن مریم سے بڑھ کر ہوں ۳ جو مجھ پر ایمان نہ لائے گا وہ کافر ہے ۴ خدا میری نسبت کہتا ہے کہ تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں ۵ تو میرے واسطے ایسے ہے جیسا کہ میری اولاد ۶ جس سے تو راضی اس سے میں راضی ۷ اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا ۸ خدا عرش پر تیری حمد کرتا ہے ۹ خدا نے مجھ کو قادیان میں اپنا سچا رسول بنا کر کے بھیجا ۱۰ اور خدا نے مجھے کرشن بھی کہا ہے ۱۱ معجزہ کوئی شے نہیں محض مسمریزم اور شعبدہ بازی ہے ۱۲ آیا اس قسم کے عقائد والے شخص کو کافر کہا جائے یا نہ۔ اس کی امامت، بیعت اور دوستی وسلام علیک اس سے اور اس کے مریدوں سے جائز ہے یا نہیں۔ بینوا بالتفصیل جزاکم اللہ الرب الجلیل۔

---

(۱) چونکہ سوال میں مذکور مرزا غلام قادیانی کی عبارات بذات خود کفر وارتداد ہیں، اور فاضل مجیب علیہ الرحمہ نے ان کے تقرر کے ساتھ ساتھ اپنے جواب میں مزید کئی کفریہ عباراتِ مرزا کی نشاندہی کی ہے اور ان عبارات کو بار دیگر نقل نہ فرمایا، اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ سوال میں ذکر کردہ ان عبارات کے بھی حوالاجات نقل کر دیئے جائیں۔

(۲) مرزا غلام قادیانی کی عبارت یہ ہے:

''میرا دعویٰ یہ ہے کہ میں وہ مسیح موعود ہوں جس کے بارے میں خدا تعالیٰ کی تمام کتابوں میں پیشگوئیاں ہیں کہ وہ آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا''۔

(تحفہ گولڑویہ ص ۱۱۸، خزائن ج ۱۷ ص ۲۹۵)

(۳) ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے۔

(دافع البلاء ص ۲۰، خزائن ج ۱۸ ص ۲۴۰، درثمین ص ۵۸)

''خدا نے اس امت میں مسیح موعود بھیجا جو اس سے پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بڑھ کر ہے''۔ (دافع البلاء ص ۲۷، خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۳)

(۴) ''خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھ کو قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں اور خدا کے نزدیک قابل مؤخذہ ہے''۔ (تذکرہ ص ۵۱۹، الذکر الحکیم نمبر ۴ ص ۲۴ از ڈاکٹر عبدالحکیم، الفضل ج ۲۲ نمبر ۸۵ مؤرخہ ۱۵ جنوری ۱۹۳۵ء ص ۸)

''اور کفر دو قسم پر ہے (اول) ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام سے ہی انکار کرتا ہے اور آنحضرت ﷺ کو خدا کا رسول نہیں مانتا۔ (دوم) دوسرے یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعود (مرزا غلام قادیانی) کو نہیں مانتا اور اس کو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے۔ جس کے ماننے اور سچا جاننے کے بارے میں خدا اور رسول ﷺ نے تاکید کی ہے اور پہلے نبیوں کی کتابوں میں بھی تاکید پائی جاتی ہے۔ پس اس لئے کہ وہ خدا تعالیٰ اور رسول ﷺ کے فرمان کا منکر ہی کافر ہے۔ اور اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں''۔ (حقیقۃ الوحی ص ۱۷۹، خزائن ج ۲۲ ص ۱۸۵)

''جو شخص تیری پیروی نہیں کریگا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا وہ خدا تعالیٰ اور رسول ﷺ کی نافرمانی کرنے والا جہنمی ہے''۔

(تذکرہ ص ۲۸۰، مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۲۷۵، تبلیغ رسالت ج ۹ ص ۲۷)

''جو میرے مخالف تھے ان کا نام عیسائی اور یہودی اور مشرک رکھا گیا''۔

(نزول المسیح ص ۴ حاشیہ، خزائن ج ۲۲ ص ۳۸۲)

(۵) ''انت منی وانا منك'' (حقیقۃ الوحی ص ۷۴، خزائن ج ۲۲ ص ۷۷)

ایک قادیانی ترجمان مرزا قادیانی کے بارے میں کہتا ہے:

خدا سے تو خدا تجھ سے ہے واللہ

تیرا رتبہ نہیں آتا بیان میں

(اخبار بدر قادیان ۱۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء)

(۶) ''انت منی بمنزلة ولدی''

(حقیقۃ الوحی ص ۸۶، خزائن ج ۲۲ ص ۸۸، تذکرہ ۶۴۲، حیات قدسی ص ۳۲۸، سیرت طیبہ ص ۱۸)

''انت منی بمنزلة اولادی''

(خزائن ج ۱۷ ص ۲۵۲، اربعین نمبر ۴ ص ۲۱ حاشیہ مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۴۸۰، حیات قدسی ص ۳۲۸، دافع البلاء ص ۶ خزائن ج ۱۸ ص ۲۲۷)

(۷) ''جس سے تو بہت پیار کرتا ہے میں اس سے بہت پیار کروں گا اور جس سے تو ناراض ہے میں اس سے ناراض ہوں گا۔'' (تذکرہ ص ۵۱۳)

''اخترت لك ما اخترت'' (تذکرہ ص ۶۳۰)

''جب تو کسی پر ناراض ہو تو میں اس پر ناراض ہوتا ہوں اور ہر ایک چیز جس سے تو بہت پیار کرتا ہے میں بھی اس سے پیار کرتا ہوں''۔ (تذکرہ ص ۴۰۷)

(۸) ''لولاك لما خلقت الافلاك''

''اگر میں تجھے پیدا نہ کرتا تو آسمانوں کو پیدا نہ کرتا۔'' (تذکرہ ص ۵۲۵، بدر ج ۲ نمبر ۱۹ مؤرخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲، الحکم ج ۱۰ نمبر ۱۶ مؤرخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۶ء ص ۱)

(۹) ''یحمدك الله من عرشه'

ترجمہ: ''خدا عرش پر سے تیری تعریف کر رہا ہے۔''

(تذکرہ ص ۳۷، ۳۸، ۱۲۹، ۱۹۶، ۲۰۳، ۲۳۹، ۲۹۴، ۳۱۶، ۴۰۷)

(۱۰) مرزا کی عبارت یہ ہے:

''سچا خدا وہ ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔'' (دافع البلاء ص ۱۱، خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۱)

(۱۱) ''جو کرشن آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والا تھا وہ تو ہی ہے، آریوں کا بادشاہ''۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۸۵، خزائن ۲۲ ص ۵۲۱، ۵۲۲)

''مجھے منجملہ اور الہاموں کے اپنی نسبت ایک یہ بھی الہام ہوا تھا کہ ہے کرشن رُودر گوپال تیری

مہما گیتا میں لکھی گئی ہے''۔(لیکچر سیالکوٹ ص ۳۴، خزائن ج ۲۰ ص ۲۲۹، تذکرہ ص ۳۱۲)

(۱۲) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا انکار کرتے ہوئے اور ان کی توہین صریح کرتے ہوئے مرزا کہتا ہے:

''حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا اور اس دن کہ آپ نے معجزہ مانگنے والوں کو گندی گالیاں دیں۔'' (انجام آتھم ص ۶ حاشیہ، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۰)

''اب یہ بات قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہو چکی ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم باذن و حکم الٰہی الیسع نبی کی طرح اس عمل الترااب (مسمریزم) میں کمال رکھتے تھے۔''

(ازالہ اوہام ص ۳۰۹ حاشیہ، خزائن ج ۳ ص ۲۵۷)

''اس (عیسیٰ بن مریم) سے کوئی معجزہ نہیں ہوا محض فریب اور مکر تھا''۔

(چشمہ مسیحی ص ۹، خزائن ج ۲۰ ص ۳۴۴)

''اب جاننا چاہیے کہ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے یہ حضرت مسیح کا معجزہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے معجزہ کی طرح صرف عقلی تھا۔ تاریخ سے ثابت ہے کہ اُن دنوں میں ایسے امور کی طرف لوگوں کے خیالات جھکے ہوئے تھے کہ شعبدہ بازی کی قسم میں سے اور دراصل بے سود اور عوام کو فریفتہ کرنے والے تھے۔''

(ازالہ اوہام حصہ اول ص ۳۰۳ حاشیہ، خزائن ج ۳ ص ۲۵۴)

فائدہ: یاد رہے کسی ایک سچے نبی کے معجزات کا انکار کرنا ایسے ہی ہے جیسے تمام انبیاء کے معجزات کا انکار کیا جائے۔

❁❁❁❁❁❁

جواب:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ والصلوۃ والسلام علی رسولہ الکریم اما بعد

مخفی نہ رہے کہ عقائد مذکورہ کے سوا ملحد قادیانی کے اور بہت سے عقائد کفریہ ہیں۔ جن میں بعض کا بطور نمونہ از خروارے۔ کلمہ فضل رحمانی سے ذکر کر دینا

مناسب معلوم ہوتا ہے۔ اور وہ یہ ہیں۔

ازالہ اوہام صفحہ ۳۰۳۔ عیسیٰ علیہ السلام یوسف نجار کے بیٹے تھے۔ [۱] حضرت یسوع مسیح کی نسبت لکھا ہے شریر مکار [۲] چور [۳] شیطان کے پیچھے چلنے والا [۴] وغیرہ وغیرہ۔ [۵]

---

(۱) مرزا کی عبارت یہ ہے۔

''حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس (۲۲) برس کی مدت تک نجّاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں''۔ (ازالہ اوہام حصہ اول ص ۳۰۳ حاشیہ، خزائن ج ۳ ص ۲۵۴)

یوں ہی تبلیغ رسالت میں کہا کہ:

''سردار کاہن جانتا ہوں کہ یہ ایک انسان اور ہماری قوم سے یوسف نجار کی بیوی کا لڑکا ہے''۔ (ج ۳ ص ۶)

(مزید دیکھئے: مسیح ہندوستان ص ۸۸ خزائن ج ۱۵ ص ۹۰، کشتی نوح ص ۱۷، خزائن ج ۱۹ ص ۱۸)

بلکہ ایک جگہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ہندو کا بیٹا قرار دے دیا ملاحظہ ہو۔

''بدھ کا ایک جانشین راحولتا نام بھی گزرا ہے جو اس کا جانثار شاگرد بلکہ بیٹا تھا۔ اب اس جگہ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ یہ راحولتا جو بدھ مذہب کی کتابوں میں آیا ہے یہ روح اللہ کے نام کا بگھاڑا ہوا ہے۔ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام ہے''۔

(مسیح ہندوستان میں ص ۸۶، خزائن ج ۱۵ ص ۸۸)

(۲) اس کے الفاظ یہ ہیں:

''ایک شریر مکار نے جس میں سراسر یسوع کی روح تھی''۔

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۵ حاشیہ، خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۹)

(۳) اس کے الفاظ یہ ہیں:

''نہایت ہی شرم کی بات یہ ہے کہ آپ (یعنی عیسیٰ علیہ السلام) نے پہاڑی تعلیم کو جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے یہودیوں کی کتاب طالمود سے چُرا کر لکھا اور پھر ظاہر کیا ہے کہ یہ میری تعلیم ہے''۔ (انجام آتھم ص ۶، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۰)

(۴) ''بہرحال آپ علمی اور عملی قویٰ میں بہت سچے تھے اس وجہ سے آپ ایک مرتبہ شیطان کے پیچھے پیچھے چلے گئے''۔(ایضاً ص۶، ایضاً ص۲۹۰)

(۵) ایک جگہ آپ علیہ السلام کو شرابی قرار دیتے ہوئے لکھا:

''حضرت عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے''۔(کشتی نوح ص ۷۳ حاشیہ، خزائن ج۱۹ ص۷۱)

آپ کو بدزبان قرار دیتے ہوئے کہا:

''آپ کو گالیاں دینے اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی۔''

(انجام آتھم ص۵، خزائن ج۱۱ ص۲۸۹)

آپ کو جھوٹا قرار دیتے ہوئے کہا:

''آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی''۔(ایضاً)

ایک جگہ لکھا:

''مسیح کا چال چلن آپ کے نزدیک کیا تھا ایک کھاؤ پیؤ شرابی نہ زاہد نہ عابد نہ حق کا پرستار متکبر خود بین خدائی کا دعویٰ کرنے والا''۔

(نور القرآن ص۱۲، خزائن ج۹ ص ۳۸۷، مکتوبات احمدیہ ج۳ ص ۲۳، ۲۴)

پھر کہا:

''آپ کے ہاتھ میں سوائے مکر اور فریب کے کچھ نہیں تھا''۔

(انجام آتھم ص۷، خزائن ج۱۱ ص۲۹۱)

پھر کہا:

''حضرت عیسیٰ علیہ السلام مردانہ صفات کی اعلیٰ ترین صفت (مردانگی) سے بے نصیب محض ہونے کے باعث ازواج سے سچی اور کامل حسن معاشرت کا کوئی عملی نمونہ نہ دے سکے''۔(نور القرآن ص ۷-۱۸، خزائن ج۹ ص ۳۹۳، ۳۹۲، مکتوبات احمدیہ ج۳ ص۲۸)

❁❁❁❁❁❁

اور اسی جگہ یہ بھی لکھا ہے کہ آپ کی تین دادیاں، نانیاں زنا کار تھیں صفحہ ازالہ ۶۲۶ تا ۷۳۲۷[۱] انبیاء علیہم السلام جھوٹے ہوتے ہیں ازالہ صفحہ ۳ تا ۷[۲] حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وحی بھی غلط نکلی تھی توضیح مرام ۸۵۷ تا ۸۶۸[۳] حضرت جبرائیل علیہ السلام کسی نبی کے پاس زمین پر نہیں آئے۔[۴]

---

(۱) اس کے الفاظ یہ ہیں۔

''آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔ آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو''۔ (انجام آتھم ص ۷، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۱)

(۲) لکھتا ہے:

''ایک بادشاہ کے وقت میں چار سو (۴۰۰) نبیوں نے اس کی فتح کے بارے میں پیشگوئی کی اور وہ جھوٹے نکلے''۔

(ازالہ اوہام حصہ دوم، خزائن ج ۳ ص ۴۳۹، مزید حاشیہ نمبر ۵ میں انجام آتھم کا حوالہ دیکھیں)

(۳) کہتا ہے:

''بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب وحی میں داخل ہے۔ لیکن اس وحی کے اصل معنی سمجھنے میں جو غلطی ہوئی اس پر متنبہ نہیں کیا گیا''۔ (ازالہ حصہ دوم ص ۶۸۸، خزائن ج ۳ ص ۴۷۱)

(۴) ''جبرائیل علیہ السلام جو ایک عظیم فرشتہ ہے اور آسمان کے ایک نہایت روشن نیر سے تعلق رکھتا ہے اس کو کوئی قسم کی خدمات سپرد ہیں انہیں خدمات کے موافق جو اس کے نیر سے لئے جاتے ہیں وہ فرشتہ اگرچہ ہر ایک ایسے شخص پر نازل ہوتا ہے جو وحی الٰہی سے مشرف کیا گیا ہو۔ (نزول کی اصل کیفیت جو صرف اثر اندازی کے طور پر ہے نہ کہ واقعی طور پر یاد رکھنی چاہیے)۔ (توضیح مرام ص ۶۸، خزائن ج ۳ ص ۸۲)

قوسین کی عبارت کا مطلب یہ ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام زمین پر حقیقتاً کبھی بھی نازل نہیں ہوئے۔ ناقل

''یہ امر ضروری ہے کہ وحی کے القا یا ملکہ وحی کے عطا کرنے کے لئے بھی کوئی مخلوق

خدائے تعالیٰ کے الہامی اور روحانی ارادہ کو بمنصہ لانے کے لئے ایک عضو کی طرح بن کر بجا لا رہے ہیں ۔ سو وہ وہی عضو ہے جس کو دوسرے لفظوں میں جبرائیل کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے''۔ (توضیح مرام ص ۷۸، خزائن ج ۳ ص ۹۲)

اس عبارت کا بھی یہ مطلب ہے کہ ''جبرائیل'' کسی مجسم ہستی کا نام نہیں ہے بلکہ ایک وصف ربی ہے بس اس کے ساتھ (بقول مرزا کے) اس کے جسم کے دیگر اعضاء کی طرح عضو ہے بس ۔ ناقل

❁❁❁❁❁❁

صفحہ ۷۴۸ تا ۷۵۰ ازالہ قرآن شریف میں جو معجزات ہیں وہ سب مسمریزم ہیں[۱]۔ صفحہ ۴۹۰ تا ۴۹۶ ازالہ دجال پادری ہیں اور کوئی دجال نہیں آوے گا[۲]۔ صفحہ ۴۸۵ ازالہ دجال کا گدھا ریل ہے اور کوئی گدھا نہیں[۳]۔

صفحہ ۵۰۲ تا ۵۰۷ ازالہ یاجوج ماجوج انگریز اور اس کے سوا اور کوئی نہیں[۴]۔ صفحہ ۵۱۳ ازالہ، دخان کچھ نہیں ہے غلط خیال ہے[۵]۔ صفحہ ۵۱۵ ازالہ ،آفتاب مغرب سے نہیں نکلے گا[۶]۔ دابۃ الارض علماء ہوں گے اور کچھ نہیں[۷]۔ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ابن مریم اور دجال اور اس کے گدھے اور یاجوج ماجوج اور دابۃ الارض کی حقیقت معلوم نہ تھی[۸]۔

یہ عقائد ایسے ہیں کہ ان میں سے ہر ایک مستقل طور پر مرزا ملحد کی تکفیر کے لئے کافی ہے۔ کیونکہ ان میں یا توہین انبیاء علیہم السلام ہے یا ادعائے نبوت یا رد نصوص اور یہ سب کفر ہے۔

پس مرزا غلام قادیانی کے ملحد، مرتد، کافر اور دجال ہونے میں کوئی شک نہیں بلکہ قادیانی کا کفر تو ایسا ظاہر ہے جس میں کسی اہل اسلام عالم یا غیر عالم کو کوئی شک وشبہ و تردد نہیں ہے۔ مومن کا دل ایسے عقائد سنتے ہی اس کے کفر کی شہادت دے دیتا ہے۔ فقط واللہ اعلم حررہ العاجز یوسف عفی عنہ از بگھیلے والا۔

---

(۱) ''قرآن مجید نے مردوں کو زندہ کرنے کے دیگر کئی واقعات و معجزات کے ساتھ ساتھ بنی اسرائیل کے ایک شخص کا ذکر کیا ہے جس کو کسی نے قتل کر دیا۔ پھر وہ اس کا الزام ایک دوسرے پہ لگانے لگے۔

جب یہ معاملہ حضرت موسیٰ علیہ السلام تک پہنچا تو آپ نے انہیں فرمایا کہ فلاں صفات والی گائے ذبح کرو پھر اس کا کوئی عضو اس مقتول کو مارو تو وہ زندہ ہو کر خود بتائے گا کہ مجھے کس نے قتل کیا تھا۔ انہوں نے ایسا کیا تو مقتول نے زندہ ہو کر اپنے قاتل کی خود نشاندہی کی۔

یہ واقعہ سورہ بقرہ کی آیت نمبر ۶۷ سے لیکر ۷۳ تک میں بیان کیا گیا ہے۔مرزا غلام قادیانی یہ اور اس طرح کے دیگر واقعاتِ قرآنی کا انکار کرتے ہوئے کہتا ہے۔

''قرآن کریم سے ثابت ہوتا ہے کہ بعض مردے زندہ ہو گئے۔جیسے وہ مردہ جس کا خون بنی اسرائیل نے چھپالیا تھا۔''

جس کا ذکر اس آیت میں ہے:

وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا وَ اللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ۔

(سورہ بقرہ آیت نمبر ۷۲)

''اس کا جواب یہ ہے کہ ایسے قصوں میں قرآن شریف کی کسی عبارت سے نہیں نکلتا کہ فی الحقیقت کوئی مردہ زندہ ہو گیا تھا اور واقعی طور پر کسی قالب میں جان پڑھ گئی تھی۔اصل حقیقت یہ ہے کہ یہ طریق علم عمل الترا ب یعنی مسمریزم کا ایک شعبہ تھا''۔(ازالہ حصہ دوم ص۷۴۹-۵۰،خزائن ج۳ص ۵۰۳-۵۰۴)

(۲) ''وہ مسیح دجال جو گرجا سے نکلنے والا ہے یہی پادری لوگ ہیں''۔

(ازالہ حصہ دوم ص۴۹۵،خزائن ج۳ص۳۶۶)

''مسیح دجال جس کے آنے کا انتظار تھا یہی پادریوں کا گروہ ہے جو ٹڈی کی طرح دنیا میں پھیل گیا ہے۔سوائے بزرگو! دجال معہود یہی ہے جو آچکا مگر تم نے اسے شناخت نہیں کیا۔''(ایضاً صفحہ ۴۹۶)

(۳) ''احادیث صحیحہ کا اشارہ اسی بات کی طرف ہے کہ وہ گدھا دجال اپنا ہی بنایا ہوا ہوگا۔پھر وہ گدھا اگر ریل نہیں تو اور کیا ہے''۔

(ازالہ اوہام ص۶۸۵-۶۸۶،خزائن ج۳ص۴۷۰)

(۴) ''یاجوج ماجوج کی نسبت تو فیصلہ ہو چکا ہے جو یہ دنیا کی بلند اقبال قومیں ہیں جن میں سے ایک انگریز اور دوسرے روس ہیں''۔

(ازالہ حصہ دوم ص۵۰۲،خزائن ج۳ص۳۶۹)

''ان دنوں قوموں سے مراد انگریز اور روس ہیں''۔(ایضاً ص۵۰۸،خزائن ج ۳ ص ۳۷۳)

(۵) قربِ قیامت علامت قیامت کے طور پر ظاہر ہونے والے ''دخان'' (دھوئیں) کا انکار کرتے ہوئے کہا:

''اس جگہ دخان سے مراد قحط عظیم و شدید ہے جو سات برس تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ مبارکہ میں پڑا۔'' (ایضاً ص ۵۱۳،خزائن ج ۳ص ۳۷۵)

(۶) ''دابۃ الارض درحقیقت اسم جسم ایسے علماء کے لئے ہے جو ذوجہتین واقع ہیں۔ایک کا تعلق ان کا دین اور حق سے ہے اور ایک تعلق ان کا دنیا اور دجالیت سے ہے۔(ازالہ حصہ دوم ص ۹۰۳،خزائن ج ۳ص ۵۹۴)

(۷) قرآن وحدیث کی نصوص میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا ذکر آیا ہے،جس سے ہر عامی مسلمان بھی بآسانی مقصود سمجھ سکتا ہے۔مگر مرزا غلام قادیانی نے آیات واحادیث کی غلط تشریح اور باطل تاویل کرتے ہوئے اُس مسیح موعود کا مصداق خود کو ٹھہرایا۔

یونہی علامتِ قیامت،دجال،دجال کا گدھا،یاجوج ماجوج اور دابۃ الارض کے خروج کا غلط مطلب بیان کیا جیسا کہ پہلے باحوالہ ذکر کیا جاچکا ہے۔

(۷) اس کا دوسرا مطلب یہ ہے کہ گویا مرزا غلام قادیانی ان تاویلات باطلہ سے یہ باور کروانا چاہتا ہے کہ ان امور کی حقیقت مجھے تو معلوم ہوگئی لیکن آنحضرت علیہ السلام کو نہیں ہوسکی۔نعوذ باللہ

❁❁❁❁❁

الجواب:

بلاشبہ مرزا قادیانی بوجوہ کثیرہ قطعاً یقیناً کافر و مرتد ہے[1]۔ ایسا کہ جو اس کے اقوال پر مطلع ہو کر اسے کافر نہ جانے خود کافر مرتد ہے[2]۔ ازاں جملہ کفر اول۔ یہ اپنے رسالہ ازالۃ الاوہام کے صفحہ ۶۷۳ پر لکھتا ہے میں احمد ہوں جو آیت مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد میں مراد ہے[3]۔

آیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ سیدنا مسیح ربانی عیسےٰ بن مریم علیہما الصلوۃ والسلام نے بنی اسرائیل سے فرمایا کہ مجھے اللہ عزوجل نے تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا ہے۔ توراۃ کی تصدیق کرتا اور اس رسول کی خوشخبری سناتا ہوا جو میرے بعد تشریف لانے والا ہے۔

جس کا نام پاک احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے ازالہ کے قول مذکور ملعون میں صراحتاً ادعا ہوا کہ وہ رسول پاک جن کی جلوہ افروزی کا مژدہ حضرت مسیح علیہ السلام لائے۔ معاذ اللہ مرزا قادیانی ہے۔

کفر دوم: دافع البلاء کے صفحہ ۱۷ پر لکھا ہے ابن مریم کے ذکر کو چھوڑ و اُس سے بہتر غلام احمد ہے[4]۔

کفر سوم: اعجاز احمدی کے صفحہ ۱۳ پر صاف لکھ دیا ہے کہ یہود عیسیٰ کے بارے میں ایسے قوی اعتراض رکھتے ہیں کہ ہم بھی جواب دینے سے حیران ہیں بغیر اس کے کہ یہ کہہ دیں کہ صرف عیسیٰ نبی ہے کیونکہ قرآن نے اس کو نبی قرار دیا ہے۔ اور کوئی دلیل ان کی نبوت پر قائم نہیں ہوسکتی۔

بلکہ ابطال نبوت پر کئی دلیلیں قائم ہیں[5]۔ یہاں عیسیٰ کے ساتھ قرآن عظیم جڑ دی کہ وہ ایسی باطل آیات بتارہا ہے جس کے ابطال پر متعدد دلائل قائم ہیں۔

کفر چہارم: دافع البلاء مطبوعہ ریاض ہند صفحہ ۹ پر سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا سچا رسول بھیجا۔[۶]

---

(۱) جیسا کہ ہم مرزا قادیانی کے کئی کفر صریح نقل کر چکے ہیں کہ جن میں وہ قرآن مجید کی نصوص قاطعہ اور احادیث متواترہ اور مسلمانوں کے مجمع علیہا عقائد و مسائل کا کھلے بندوں انکار کرتا ہے۔ اور ایسے شخص کے بارے امت کا فیصلہ ہے کہ:

"وقع الاجماع علی تکفیر کل من دافع نص الکتاب وخص حدیثاً مجمعا علی نقلہ مقطوعا بہ مجمعا علی حملہ علی ظاھرہ"

ترجمہ: ایسے شخص کے کفر پر امتِ مسلمہ کا اجماع ہے کہ جو کتاب اللہ کی نص کا انکار کرے یا ایسی حدیث جس کے نقل پر یقین ہے اس کی تخصیص کرے حالانکہ اجماع کے مطابق اپنے ظاہری معنی پر محمول ہے"۔

(شفاء شریف ج ۲ ص ۲۷۱، بحوالہ فتاوی رضویہ شریف ج ۱۵ ص ۶۳۱ رضا فاؤنڈیشن پاکستان)

(۲) شفاء میں ہے:

"اجماع علی کفر لم یکفر کل من فارق دین المسلین او وقف فی تکفیرھم اوشك"

ترجمہ: اسلام سے علیحدگی اختیار کرنے والے کی تکفیر نہ کرنے والے یا ان کی تکفیر میں توقف یا شک کرنے والے کی تکفیر نہ کرنے والے کے کفر پر اجماع ہے۔

(ج ۲ ص ۲۶۷، بحوالہ فتاوی رضویہ شریف ج ۱۵ ص ۶۳۱، ۶۳۲)

فقہاء کرام فرماتے ہیں:

"من شك فی کفرہ وعذابہ فقد کفر"

ترجمہ: "جس نے اس کے کفر اور عذاب میں شک کیا وہ کافر ہے۔"

(درمختار ج ۱ ص ۳۵۶، بحوالہ مذکور)

(۳) اس کے الفاظ یہ ہیں:

"ایسا ہی اس سلسلہ کا خاتم باعتبار نسبت تامہ وہ مسیح بن مریم (یعنی مرزا قادیانی) ہے جو

اس امت کے لوگوں کے لئے لوگوں میں سے بحکمِ ربی مسیح صفات سے رنگین ہو گیا ہے۔

اور فرمان **جعلناك المسیح بن مریم** نے اس کو درحقیقت وہی بنا دیا ہے **وکان اللہ علی شئی قدیرا**''۔

اور اس آنے والے کا نام جو احمد رکھا گیا ہے وہ بھی اس کے مثل ہونے کی طرف اشارہ ہے کیونکہ محمد جلالی نام ہے اور احمد جمالی۔ اور احمد اور عیسیٰ اپنے جمالی معنوں کی رُو سے ایک ہی ہیں۔

اسی کی طرف یہ اشارہ ہے **و مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمه احمد** (آیت میں مذکور احمد سے مراد میں مرزا قادیانی ہوں)

(ازالہ حصہ دوم ص ۶۷۳، خزائن ج ۳ ص ۴۶۳)

(۴) دافع البلاء ص ۲۰، خزائن ج ۱۸ ص ۲۴۰،

یہی مضمون مرزا قادیانی کی اس عبارت میں بھی موجود ہے:

''خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح (یعنی حضرت عیسیٰ بن مریم) سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اس نے اس دوسرے مسیح کا نام غلام احمد (قادیانی) رکھا ہے''۔ دافع البلاء ص ۱۳، خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۳)

(۵) اعجاز احمدی ضمیمہ نزول المسیح ص ۱۳، خزائن ج ۱۹ ص ۱۲۰،

پھر آگے جا کے لکھا:

''عیسائی تو ان کی خدائی کو روتے ہیں مگر یہاں نبوت بھی ان کی ثابت نہیں ہو سکتی''۔

(اعجاز احمدی ص ۱۴، خزائن ج ۱۹ ص ۱۲۱)

قارئین کرام!

مرزا کی ان ملعون وخبیث عبارات میں کئی طرح کا کفر، افتراء اور دجل وکذب ہے۔

۱۔ جیسے یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے یہود کے اعتراضات ایسے قوی ہیں کہ جن کے جوابات بھی نہیں دیئے جاسکتے۔

حالانکہ صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی نہیں بلکہ حضرت آدم علیہ السلام تا محمد عربی ﷺ جس زمانے کے منکرین نے بھی کسی بھی نبی پر اعتراض کیا ہے قرآن وصاحب قرآن علیہ السلام اور امت محمدیہ کے علماء ربانیین نے ان کے دندان شکن جوابات دیئے ہیں۔

۲۔ یہ کہنا کہ قرآن مجید نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت پر کوئی دلیل قائم نہیں کی، یہ قرآن مجید اور رب تعالیٰ کی ذات پر افتراءِ عظیم اور سب سے بڑا جھوٹ ہے۔ کیونکہ قرآن مجید فرماتا ہے کہ حضرت عیسیٰ ابھی اپنی ماں کی گود میں تھے کہ ان الفاظ سے اپنے نبی ہونے کا اعلان کیا۔

قال انی عبد الله اتانی الکتاب وجعلنی نبیا

ترجمہ: ''بچے نے فرمایا میں ہوں اللہ کا بندہ اس نے مجھے کتاب دی اور مجھے غیب کی خبریں بتانے والا (نبی) کیا۔'' (سورہ مریم آیت نمبر ۳۰، ترجمہ کنز الایمان)

۳۔ یہ جو کہا کہ قرآن مجید نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ابطال نبوت پر کئی دلائل قائم کئے ہیں۔ ہم دنیا بھر کے تمام مرزائیوں کو چیلنج کرتے ہیں کہ ایسی کوئی ایک ہی دلیل پیش کریں۔

نہ خنجر اُٹھے گا نہ تلوار ان سے
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

۴۔ لگے ہاتھوں مرزا قادیانی کی تضاد بیانی بھی ملاحظہ کرتے جائیں:

ابھی آپ نے پڑھا کہ مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبی ہونے کا انکار کیا، اور ہمارے گزشتہ حواشی میں گزرا کہ مرزا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جھوٹا، مکار، شریر، شرابی، بدزبان وغیرہ وغیرہ بہت کچھ قرار دیتا رہا۔

مگر اب اس کی ایسی عبارت پڑھیئے کہ جس میں وہ بالکل اس کے برعکس لکھتا ہے، کہتا ہے:

''ہم اُن پر ایمان لائے کہ وہ سچے نبی ہیں اور برگزیدہ ہیں۔ اور ان تہمتوں سے معصوم ہیں جو اُن پر اور اُن کی ماں پر لگائی گئی ہیں''۔ (اعجاز احمدی ص ۱۳، خزائن ج ۱۹ ص ۱۲۰)

سچ فرمایا گیا ہے کہ:

الکذوب قد یصدق

ترجمہ: ''بہت بڑا جھوٹا شخص بھی کبھی کبھی سچ بول دیتا ہے۔'' (مجمع البحار ج ۲ ص ۲۳۹)

اور یہ بھی سچ ہے کہ!

دروغ گو را حافظہ نباشد

(۶) (دافع البلاء ص ۱۱ مطبوعہ قادیان، خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۱)

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

کفر پنجم ازالہ ص ۳۱۱ تا ۳۱۲ پر حضرت مسیح علیہ الصلوۃ والسلام کی نسبت لکھا ہے بوجہ مسمریزم کے عمل کرنے کے تنویر باطن اور توحید اور دینی استقامت میں کم درجہ پر بلکہ قریب ناکام رہے۔[1] لعنۃ اللہ علی اعداء انبیاء اللہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ بارک وسلم۔ ہر نبی کی تکفیر مطلقاً کفر قطعی ہے۔ چہ جائیکہ نبی مرسل کی تحقیر کہ[2] مسمریزم کے سبب نور باطن اور توحید اور دینی استقامت میں کم درجہ پر بلکہ قریب ناکام رہے۔ لعنت اللہ علی الکاذبین الکافرین، اور صدہا کفر اس کے رسائل میں بھرے ہیں[3]۔

---

(۱) اس کے الفاظ یہ ہیں:

''حضرت مسیح جسمانی بیماریوں کو اس عمل (یعنی مسمریزم) کے ذریعے سے اچھا کرتے رہے مگر ہدائت اور توحید اور دینی استقامتوں کے کامل طور پر دلوں میں قائم کرنے کے بارے میں انکی کاروائیوں کا نمبر ایسا کم درجہ کا ہے کہ قریب قریب ناکام رہے''۔ (ازالہ اوہام حصہ اول ص ۳۱۱ حاشیہ، خزائن ج ۳ ص ۲۵۸)

(۲) امام اہلسنت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

''ہر نبی کی تحقیر مطلقاً کفر قطعی ہے...... نہ کہ نبی بھی کون نبی مرسل...... نہ کہ مرسل بھی کیسا...... مرسل اولعزم''۔ (فتاویٰ رضویہ شریف ج ۱۵ ص ۵۸۷)

(۳) تفصیل کے لئے ان کتب کا مطالع فرمائیں:

''رجم الشیاطین'' از علامہ غلام دستگیر قصوری علیہ الرحمہ۔

''حسام الحرمین'' از اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ۔

''کیا مرزا غلام قادیانی مسلمان تھا'' از قاضی فضل احمد نقشبندی علیہ الرحمہ۔

''مرزائیوں کے عقائد'' از مولانا عبد القدیر قادری۔

''کادیانی کفر کی مشین'' از ڈاکٹر شیخ قمر حسین۔

اور راقم کی کتب ''امیر کاذباں مرزائے قادیاں''

''مسلمانوں اور مرزائیوں میں فرق'' وغیرھا۔

بالجملہ مرزا قادیانی کافر مرتد ہے[1]۔ اس کے اور اس کے متبعین[2] کے پیچھے نماز محض باطل و مردود ہے۔ فرض سر پر ویسا ہی رہے گا اور سخت گناہ عظیم اس کے علاوہ ان کی امامت ایسی ہے جیسے کسی یہودی کی امامت اور ان کے ساتھ مواکلت و مشاربت اور مجالست سب ناجائز و حرام[3]۔ حدیث میں ہے **لاتواکلوھم ولاتشاربوھم ولا تجالسوھم** ۔ نہ ان کے ساتھ کھانا کھاؤ نہ پانی پیو نہ ان کے پاس بیٹھو[4]۔

---

(۲) فتاویٰ امجدیہ میں ہے کہ:

''بدمذہب کو امام بنانا ناجائز و گناہ ہے''۔ (ج اول ص ۱۱۹)

(۳) فتاویٰ مفتی اعظم ہند میں ہے کہ:

جو لوگ ان مرتدین کے عقائد کفریہ پر مطلع ہوئے ان سے میل جول رکھتے ہیں حرام کار گناہگار ہیں۔ (ج ۵ ص ۲۳۷ مطبوعہ امام احمد رضا اکیڈمی بریلی شریف)

''کسی مرتد کیساتھ دوستی، محبت، اس کی اطاعت، اس کی نصرت، اس سے استعانت، اس سے مشاورت، اس سے موانست، ملاطفت، اس سے خواہش غلبہ و عزت، اس کے ساتھ عوام نہیں، خواص مسلمین سے بھی بالاخص الاخواص کی سی معاشرت، اسے راز دار اور سربراہ کار بنانا ہی نہیں، اس کے ہاتھوں پڑنا، اس کے ہاتھ میں گردنیں دے دینا، اسے والی و امام ماننا، کیسے اشد ظلم اور اشد حرام، اخبث و اشنع کام ہیں، العیاذ باللہ تعالیٰ۔'' (ج ۲ ص ۱۶۴)

(۴) کسی قادیانی جیسے بدمذہب کے پیچھے نماز کی بابت بدر الفقہاء مفتی محمد اجمل قادری رضوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

''مقتدی کی نماز کی صحت امام کی صحت نماز پر موقوف ہے تو جب امام ہی کی نماز صحیح نہ ہو تو پھر مقتدی کی نماز کیسے صحیح ہو سکتی ہے۔ ادھر تو بدمذہب گمراہ کافر مرتد کی نہ نماز حقیقیہ نماز ہے نہ ان کی جماعت حقیقیہ ہے بلکہ ان کی کوئی عبادت شرعاً عبادت ہی نہیں''۔ (فتاویٰ اجملیہ ج ۲ ص ۱۹۲)

(۱) فتاویٰ رضویہ میں ہے:

''لیکن قادیانی تو ایسا مرتد ہے جس کی نسبت تمام علمائے کرام حرمین شریفین نے

بالاتفاق تحریر فرمایا کہ:

جس نے اس کے کفر میں شک کیا وہ بھی کافر ہوگیا۔ (ج۲۱ ص۲۸۰)

''مرزا کے پیرو اگرچہ خود ان اقوالِ انجس الابوال کے معتقد نہ بھی ہوں مگر جب کہ صریح کفر و کھلے ارتداد دیکھتے سنتے پھر مرزا کو امام و پیشوا و مقبولِ خدا کہتے ہیں قطعاً یقیناً سب مرتد ہیں سب مستحقِ نار۔'' (فتاویٰ رضویہ ج۵ ص۵۹۰)

(۲) فتاویٰ اجملیہ میں ہے:

''تو ایسے بدمذہب و بدعقیدہ کی نہ نماز نماز ہے اور نہ جماعت جماعت ہے تو ایسے امام کے پیچھے نماز صحیح ادا نہیں ہوسکتی۔ مسلمان ایسے بدمذہبوں کی ہرگز ہرگز اقتداء نہ کریں''۔ (ایضاً ۲ ص۱۹۲)

(۴) (معجم کبیر لطبرانی ۱۴۰/۱۷، جمع الجوامع لسیوطی ۴۶۳۲، کنز العمال للمتقی، ۳۲۴۶۸، ۵۲۹/۱۱، جامع الاحادیث ج۴ ص۶۰۲)

❁❁❁❁❁❁

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے :وَلَا تَرْكَنُوْۤا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ،ظالموں کی طرف نہ جھکو ایسا نہ ہو کہ تمہیں دوزخ کی آگ چھوئے۔[1] واللہ تعالیٰ اعلم کتبہ محمد عبدالرحمٰن البہاری عُفی عنہ

* صح الجواب عندہ المذہب امام احمد رضا عُفی عنہ بریلوی۔[2]
* صح الجواب عندہ المذہب ظفر الدین عفی عنہ۔[3]

---

(۱) سورہ ہود آیت نمبر ۱۱۳

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں حضرت امام قتادہ فرماتے ہیں:

معناہ:لاتودوھم ولا تطیعوھم

اس کا معنی یہ ہے کہ (ان بدمذہبوں) سے نہ محبت کرو نہ انکی پیروی کرو۔

(تفسیر قرطبی ج۹ جزء۹ ص ۹۲)

امام قرطبی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

انہا دالۃ علی ھجران اھل الکفر والمعاصی من اھل البدع وغیرھم فان صحبتھم کفرا و معصیۃ

ترجمہ: ''یہ آیت کریمہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اہل بدعت وغیرہ کفار و نافرمانوں بدمذہبوں سے دور رہنا چاہیے، کیونکہ ان کی صحبت یا کفر ہے یا معصیت۔'' (تفسیر قرطبی ج۹ جزء تاسع ص ۹۳)

اس آیت کی تفسیر میں صدرالافاضل سید نعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

''اس سے معلوم ہوا کہ خدا کے نافرمانوں کے ساتھ یعنی کافروں اور بے دینوں اور گمراہوں کے ساتھ میل جول، رسم و راہ، مودت (پیار) محبت، ان کے ہاں میں ہاں ملانا۔ ان کی خوشامد میں رہنا ممنوع ہے''۔(خزائن العرفان ص ۴۳۷)

(۲) امام اہلسنت مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ۔

(۳) خلیفہ اعلیٰ حضرت ملک العلماء محمد ظفر الدین قادری رضوی بہاری علیہ الرحمہ۔

❀❀❀❀❀

* الجواب صحیح محمد عبد المجید سنبلی عُفی عنہ۔
* جواب صحیح ہے کریم بخش عُفی عنہ سنبلی ۔
* جواب درست ہے عبد الوحید مدرس اول نعمانیہ امرت سر۔
* صح الجواب بندہ فتح الدین از ہوشیار پور۔سنی حنفی قادری رضوی عبد المصطفٰے ظفر الدین احمد بریلوی، محمدی سنی حنفی بہاری ابو الفیض غلام محمد، سنی حنفی قادری بریلوی عبد النبی نواب مرزا۔
* جواب ٹھیک ہے خادم العلماء بندہ امام الدین کھپور تھلوی۔
* هذا الجواب صحیح سید علی عُفی عنہ القادری الجالندھری۔
* وجدته صحیحاً ملیحاً مسکین عبد اللہ شاہ مولوی پلن نمبر ۱۹ سیالکوٹی ثم گجراتی ۔مہر دار الافتا مدرسہ اہلسنت و جماعت معروف بنام نامی مظفر الاسلام بریلوی۔
* قولنا بهذا الحكم ثابت فقیر سعد اللہ شاہ ولائتی ساکن سوات پنیر ملک ماتحت اخون صاحب سوات۔
* الجواب صحیح احقر الزمن محمد حسن مدرس مدرسہ نعمانیہ امرت سر۔
* هذا الجواب صحیح محمد اشرف مدرس مدرسہ نعمانیہ لاہور۔
* جوابات مذکورہ بالا مطابق اصول اہل سنت والجماعت ہیں، احقر الزمن خاکسار سید حسن عُفی عنہ مدرس مدرسہ نعمانیہ لاہور۔
* الجواب صحیح لا شك فیه مسکین علم الدین لاہوری۔
* هذا الجواب صحیح لا شك فیه محمد رشید الرحمن عفی عنہ۔
* لقد اصاب من اجاب حررہ الفقیر المفتی ولی محمد جالندھری۔

مرزا غلام احمد کے اعتقادات مذکورہ اور اعتقادات کفریہ نقل کر کے علمائے ہندوستان پنجاب کی خدمت میں پیش کئے گئے۔سب نے بالاتفاق اس کو دائرہ اسلام سے خارج اس کے ساتھ اسلامی معاملات میل ملاقات اور سلام وکلام سے منع کر دیا اور قریب ڈیڑھ سو علماء کی مہریں ودستخط اس فتویٰ پر مثبت ہیں۔مفتی ابوسعید محمد حسین بٹالوی حنفی اہل حدیث۔

جو شخص خدا کے متعلق اس قسم کے عقائد رکھے جو سوال میں درج ہیں۔یا مدعی رسالت ہوا گر وہ مجنون نہیں تو کافر ہے۔حررہ ابوالفضل محمد حفیظ اللہ دارالعلوم لکھنؤ۔

* **الجواب صحیح** ابوالعماد محمد شبلی جیراجپوری مدرس دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ۔
* **الجواب صحیح** سید علی زینی عفی عنہ مدرس مدرسۃ العلوم دارالندوۃ لکھنؤ۔
* ان عقائد کا معتقد کافر ہے۔حررہ محمد واحد نور رامپوری۔
* مرزا قادیانی اصول اسلامی کا منکر ہے اور ملحد اسکی امامت و بیعت اور محبت بالکل ناجائز ہے۔رقیمہ احقر عباداللہ الصمد مرید احمد میانوالی۔
* بیشک مرزا قادیانی کے عقائد واقوال حد کفر تک پہنچ گئے ہیں۔اس لئے اسکے کفر میں کوئی شک نہیں۔محمد کفایت اللہ عفی عنہ مدرس مدرسہ امینیہ دہلی۔
ایسا شخص بیشک دائرہ اسلام سے خارج ہے۔محمد اسحاق (مفتی ٹپیالیہ) غلام مرتضی پٹیالوی۔غلام محمد عفی عنہ مدرس مدرسہ امینیہ دہلی۔
* **الجواب صحیح** محمد قاسم عفی عنہ مدرس مدرسہ امینیہ دہلی۔
* **الجواب صحیح** حبیب احمد مدرس مدرسہ فتحپوری دہلی۔
* جواب صحیح ہے محمد عبدالغنی عفی اللہ عنہ مدرس مدرسہ فتحپوری دہلی۔
* **الجواب صحیح** سید انظار حسین عفی عنہ مدرس مدرسہ امینیہ دہلی۔
* **الجواب صحیح** محمد کرامت اللہ دہلی۔

* جواب صحیح ہے ابومحمد عبدالحق دہلوی۔
* جواب صحیح ہے محمد امین مدرس مدرسہ امینیہ دہلی۔

قادیانی اس نص قطعی کا منکر ہے اور جو نصوص قطعیہ سے منکر ہوتا ہے وہ کافر ہے۔ پس قادیانی اگر دعاوی مذکورہ کا مدعی ہے تو وہ بیشک کافر ہے حررہ امانت اللہ عفی عنہ علی گڑھ۔

* **الجواب صحیح** محمد لطف اللہ از علی گڑھ۔
* مرزا قادیانی اور اس کے پیرو یہ سب کے سب کافر ہیں۔ نصیر الدین خاں، غلام مصطفٰے، ابراہیم، محمد سلطان احمد خاں، محمد رضا خاں۔
* مرزا قادیانی اور اس کے معتقد اور مرید اور دوست مثل بوسلیم کے کافر ہیں۔ حرر اعین اللہ عفی عنہ شاہ قادری از کلکتہ۔
* قادیانی خنزیر مسیلمہ بن کذاب قادیان میں رہتا ہے۔ مفتری، زندیق ہے[1] مردود کافر نائب ابلیس۔ لعنۃ اللہ علیہ۔ زندیق کی توبہ قبول نہیں۔ شریعت محمدیہ میں واجب القتل ہے[2] جمال الدین از ریاست کشمیر ضلع شہر مظفر آباد۔
* **الجواب صحیح** احمد جی علاقہ چھچھ موضع پانڈک۔
* **الجواب صحیح** سید حافظ محمد حسین واعظ ساڈھورہ ضلع انبالہ۔
* بیشک جو آدمی امور قطعیہ کا منکر ہے وہ کافر ہے[3] قرآن شریف معجزہ کا مثبت ہے۔ اس کا انکار کفر ہے[4] اور ایسے آدمی کی بیعت بھی کفر ہے اور مسلمان جاننا درست نہیں[5] حررہ احمد علی عفی عنہ مدرس مدرسہ اسلامیہ اندر کوٹ میرٹھ۔
* جواب صحیح ہے عبداللہ خاں مدرس مدرسہ اسلامیہ شہر میرٹھ۔

جوشخص کسی پیغمبر کی نبوت کا انکار کرے یا حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خاتم النبین ہونے کا انکار کرے وہ کافر ہے۔ ۶۔ عبدالسلام پانی پتی۔

---

(۱) ''وہ شخص جو کسی دین کو نہ مانتا ہو یعنی سیکولر ہو''

(فتح القدیر ج ۵ ص ۲۳۲، بحوالہ شرح صحیح مسلم لسعیدی ج ۴ ص ۶۵۶)

(۲) فتاوی شامی میں ہے:

علامہ شامی نے زندیق کی یہ تعریفات بھی نقل کی ہیں۔

۱۔ جو باری تعالیٰ کی نفی کرے وہ زندیق ہے ۲۔ جو رب تعالیٰ کا شریک ثابت کرے وہ زندیق ہے ۳۔ جو اس کی حکمت کا انکار کرے وہ زندیق ہے۔

(فتاویٰ شامی ج ۶ ص ۳۶۹)

یادر ہے مرزا قادیانی میں یہ سب وجوہاتِ زندقہ بدرجہ اتم پائی جاتی ہیں۔

فتاویٰ شامی میں ہے:

لاتوبة له----- والمراد بعدم التوبة انها لاتقبل منه فی نفی القتل عنه

ترجمہ: اس کی توبہ نہیں ہے، عدم توبہ سے مراد یہ ہے کہ اس سے قتل کی نفی میں اس کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی (یعنی وہ واجب القتل ہے) (ج ۶ ص ۳۷۰)

درمختار میں ہے:

الکافر بسب النبی من الانبیاء فانه یقتل حدا ولا تقبل توبته مطلقا

ترجمہ: ''انبیاء کرام میں سے کسی کی گستاخی کر کے کافر ہونے والے کو بطور سزا کے قتل کیا جائے گا اور اس کی توبہ مطلقا قبول نہیں کی جائے گی۔'' (ج ۶ ص ۳۵۶)

دررالاحکام میں ہے:

اذا سبه ﷺ او واحدا من الانبیاء صلوات الله علیهم اجمعین مسلم فلاتوبة له اصلا

ترجمہ: یعنی اگر کوئی شخص مسلمان کہلا کر حضور اقدس ﷺ یا کسی نبی کی شان میں گستاخی کرے اسے ہرگز معافی نہ دیں گے۔

(ج ۱ ص ۳۰۰۔۲۹۹ بحوالہ فتاوی رضویہ ج ۱۴ ص ۳۰۱۔۳۰۰)

مرزا غلام قادیانی اس بدبخت کا نام ہے جس نے رب تعالیٰ کو، تمام فرشتوں کو، تمام انبیاء کو اور تمام مسلمانوں کو منہ بھر بھر کر گالیاں دی ہیں۔

جیسا کہ مرتدین کی اقسام بیان کرتے ہوئے قادیانی جیسے مرتد منافق کے بارے امام اہلسنت فرماتے ہیں:

''مرتدوں میں سے سب بدتر مرتد منافق ہے۔یہی وہ ہے کہ اس کی صحبت ہزار کافر کی صحبت سے زیادہ مضر ہے''۔(فتاوی رضویہ ج ۱۴ ص ۳۲۸)

(۳) شفاء شریف میں ہے:

وقع الاجماع علی تکفیر کل من دافع نص الکتاب او خص حدیثا مجمعا علی نقله مقطوعا به مجمعا علی حمله علی ظاهره۔ (ج ۲ ص ۲۷۱)

(۴) شفاء شریف میں ہے:

و کذالك من انکر القرآن

ترجمہ: ''اور یونہی قرآن کا منکر بھی کافر ہے۔''(شفاء مع شرحہ، ج ۲ ص ۵۳۱)

۵) اعلیٰ حضرت ایسے بدمذہب کی بیعت کے بارے میں فرماتے ہیں:

''جو اس کے کُفر پر رہتے ہوئے اسے پیر و مرشد و ہدایت سمجھے یہ سب کافر ہو جائیں گے۔''(ج ۲۹ ص ۶۴۲)

(۶) فتاوی رضویہ شریف میں ہے:

وَ لٰكِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ (ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے) نص قطعی قرآن ہے، اس کا منکر نہ منکر بلکہ شبہ کرنے والا نہ شاک کہ ادنیٰ ضعیف احتمال خفیف سے توہم خلاف رکھنے والا قطعاً اجماعاً کافر ملعون مخلد فی النیران''۔(ج ۱۵ ص ۶۳۰)

❁❁❁❁❁❁

* **الجواب صحیح** فضل احمد ضلع پشاور تعلقہ مردان تحصیل صوابی۔
* مرزا قادیانی کے عقائد اس حد تک یقینا پہنچ گئے ہیں کہ دائرہ اسلام سے خارج ہونے کا حکم عائد ہو جاوے۔ دعویٰ نبوت اس کے اور اس کے مریدوں کی تصنیفات میں بصراحت موجود ہے۔ انبیاء علیہ السلام پہ اپنی فضیلت اور انبیا علیہم السلام کی شان میں ہتک اور استحقاف سے انکی کتابیں واشتہار اور سالے مملو ہیں۔

معجزات وخوارق عادات کی دوراز کار تاویلیں نصوص قطعیہ کی تحریف معنوی ان کا ادنی کرشمہ ہے۔ لہٰذا ان کے کافر ہونے میں شک وشبہ نہیں اور بیعت حرام ہے۔ اور امامت ہرگز جائز نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب کتبہ الراجی محمد کفایت اللہ شاہجہا نپوری۔ خاکسار کو مولوی محمد کفایت اللہ صاحب کے جواب سے اتفاق ہے۔ کتبہ مشتاق احمد مدرس گورنمنٹ سکول دہلی۔

* مرزا غلام احمد دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ محمد اسحاق لودھیانوی۔
* بیشک الفاظ مذکورہ مسطورہ فتویٰ کفر کے ہیں اور قائل ان کا کافر ہے۔ اگر مرزا مذکور سے یہ الفاظ تقریراً یا تحریراً ثابت ہیں تو بس کافر ہے۔ راقم فقیر امانت علی ازنکودر۔
* یہ شخص مدعی حال نبوت ورسالت کا ہے، اور یہ کفر ہے۔ اس کے دعویٰ کا ہر ایک کلمہ کئی کئی طرح کے کفریات پر مشتمل ہے۔ پس شریعت غرا میں قائل ان کلمات کا اور مدعی ان دعاوی کا مثل فرعون دجال مسیلمہ کے ہے۔ اس کے ساتھ بیعت وغیرہ سلام وکلام شرع میں کفر اور حرام ہے۔ کتبہ محمد محی الدین صدیقی الحنفی عفی اللہ عنہ مدرس مدرسہ نصرۃ الحق حنفیہ امرت سر۔

ایسا دعویٰ کرنے والا کافر ہے اور اس کے مُرید اور معتقد جو ایسے مدعی مفتری کو اس کی اقاویل اور دعاوی باطلہ میں سچا جانتے ہیں اور راضی ہیں وہ بھی کافر ہیں۔

اس لئے کہ الرضا بالکفر کفر ؁[1] حررہ محمد عبدالغفار خاں رامپوری۔

* ذالك الكتاب لا ريب فيه محمد معز اللہ خاں رامپوری۔
* الجواب صحيح احمد سعید رامپوری۔
* قد صح الجواب محمد امانت اللہ رامپوری۔
* الجواب صحيح محمد ضیاء اللہ خاں رامپوری۔

حق تعالیٰ شانہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین فرمایا ہے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا ہے۔ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ۔ اور نیز باجماع امت ثابت ہے کہ انبیاء والرسل افضل الخلق ہیں[2] لہٰذا جو شخص اپنے لئے رسالت کا مدعی ہے[3]۔

اور عیسیٰ علی نبینا سے اپنے آپ کو افضل جانتا ہے وہ کتاب اللہ کا مکذب اور دائرہ اسلام سے خارج ہے[4]۔

اس کی اور اس کے اتباع کی امامت اور بیعت و محبت ناجائز اور حرام ہے۔ ایسے شخص سے اور اس کے اذناب سے سلام و کلام ترک کرنا چاہیے۔ حررہ خلیل احمد سہارنپوری۔

---

(۱) فتاویٰ رضویہ ج ۱۱ ص ۱۷۱۔

(۲) امام غزالی فرماتے ہیں:

اجمعت الامة على انه غير مؤول ولا مخصوص

ساری امت کا اس پر اتفاق ہ کہ یہ آیت کریمہ غیر مؤدل اور غیر مخصص ہے

(الاقتصاد،ص ا)

تفسیر ابن جریر میں ایک طویل حدیث میں ہے کہ شبِ معراج مسجد اقصیٰ میں جب دیگر انبیاء کرام نے خطابات فرما لیے تو آخر میں خصوصی خطاب فرماتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا:

جعلنی فاتحا و خاتما

(تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں کہ) اس نے مجھے فاتحہ دیوانِ نبوت اور فاتحہ دفتر رسالت بنایا۔

(آپ ﷺ کے خطاب کے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جماعت انبیاء کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا)

بهذا فضلكم محمد صلى الله عليه وسلم

ترجمہ: ''ان وجوہ سے محمد ﷺ تم سے افضل ہیں۔'' (ج ۱۵ ص ۷ تا ۹)

(۳) شفاء شریف میں ہے:

من ادعى النبوة لنفسه

ترجمہ: ''جو اپنے لئے دعوائے نبوت کرے وہ بھی کافر ہے۔'' (مع شرحہ ج ۲ ص ۵۱۵)

(۴) ارشاد الساری شرح صحیح بخاری میں ہے:

النبي افضل من الولي وهو امر مقطوع به والقائل بخلافه كافر كانه معلوم من الشرع بالضرورة

ترجمہ: ''یعنی ہر نبی ہر ولی سے افضل ہے اور یہ امر یقینی ہے اور اس کے خلاف کہنے والا کافر ہے کہ یہ امر ضروریات دین سے ہے۔ (ج ا ص ٦١٤)

❁❁❁❁❁

* الجواب صحیح ثابت علی سہانپوری۔
* الجواب صحیح عبداللطیف عفی عنہ سہارنپوری۔
* صح الجواب محمد کفائت اللہ سہارنپوری۔
* المصیب مجیب حافظ محمد شہاب الدین لدھیانوی۔
* الجواب صحیح فضل احمد رائے پور گجراں۔
* الجواب صحیح والقول نجیح المذنیب ابوالرجا غلام محمد ہوشیاپوری۔
* اصاب من اجاب محمد ابراہیم وکیل اسلام پور۔
* رئیتہ فوجدتہ صحیحا نبی بخش رسول نگری۔
* الجواب صحیح عنائیت الٰہی سہارنپوری مہتمم مدرسہ عربیہ سہارنپور۔
* الجواب صحیح محمد بخش عفی عنہ سمسرائی۔
* الجواب صحیح صدیق احمد انبیٹھوی۔
* الجواب صحیح محمد احقر الزمن گل محمد خاں مدرس مدرسہ اسلامیہ دیوبند۔
* صح الجواب عبدہ محمد مدرس مدرسہ عالیہ دیوبند۔
* الجواب صحیح غلام رسول عفی عنہ مدرس مدرسہ عربیہ دیوبند۔
* الجواب صحیح عزیزالرحمن مفتی مدرسہ عالیہ دیوبند۔
* اصاب المجیب محمد حسن عفی عنہ مدرس دیوبند۔
* مولوی غلام احمد ہوشیارپوری نے یہ بہ حمیت اسلام مرزا قادیانی کی تکفیر پر بتاکید دو دفعہ دستخط کئے ہیں۔ بندہ محمود مدرس اول مدرس عالیہ دیوبند۔
* الجواب صحیح قادر بخش عفی عنہ جامع مسجد سہارنپور۔
* الجواب صحیح بندہ عبدالمجیب۔
* الجواب صحیح علی اکبر المجیب صادق محمد یعقوب۔

* المجیب مصیب عبدالخالق۔
* مقتضا بہ کوائف ایک مندرجہ بیان سائل ہر ایک جواب مطابق سوال صحیح و درست ہے، اور ہر ایک جواب کی تائید کے ادلہ قطعیہ مؤید ہیں۔ اور کتب شرعیہ مملو۔ کتبہ احقر عباد اللہ الصمد ابوالرجا غلام محمد ہوشیار پوری۔
* الجواب صحیح نور اللہ خاں۔
* الجواب صحیح محمد فتح علی شاہ۔
* الجواب صحیح فقیر غلام رسول مدرسہ حمیدیہ لاہور۔
* الجواب صحیح احمد علی شاہ اجمیری۔
* هذا هو الحق جمال الدین کوٹھالوی۔
* المجیب مصیب احمد علی عفی عنہ ٹبالوی۔
* جواب درست ہے سلطان احمد گنجوی۔
* جواب درست ہے احمد علی عفی عنہ سہانپوری۔
* الجواب صحیح محمد عظیم متوطن لگڑ۔
* جواب صحیح فقیر غلام اللہ قصوری۔
* جواب صحیح ہے محمد اشرف علی عفی عنہ از ساکن بہون ہندوستان۔
* ما اجاب به المجیب فهو فیه مصیب غلام احمد امرت سر ایڈیٹر اہل فقہ۔
* من قال سواء ذالك قد قال محالا حررہ ابوالہاشم محبوب عالم عفی عنہ توکلی سیدوی ضلع گجرات۔
* جواب درست ہے عبدالصمد مدرس دیوبند۔
* ذالك كذالك فقیر فتح محمد عفی عنہ ساکن سون ضلع جالندھر۔
* الجواب صحیح شیر محمد عفی عنہ۔

* لاریب فی ما کتب رحیم بخش جالندھری۔
* الجواب صحیح ابوعبدالجبار محمد جمال امرت سری۔
* جواب صحیح ہے عبدالکریم مجددی ساکن تنڈہ۔ محمد خاں ضلع حیدرآباد۔
* الجواب صحیح فقیر محمد باقر نقشبندی مدرس مشن کالج لاہو۔
* الجواب صحیح لاریب فیہ محمد رحیم اللہ دہلی۔
* الجواب صحیح والمجیب مصیب حبیب المرسلین مدرس مدرسہ حسین بخش دہلی۔
* الجواب صواب محمد وصیت علی مدرس مدرسہ مولوی عبدالرب صاحب مرحوم دہلی۔
* ھذاھو الحق خادم حسن عفی عنہ مدرس مدرسہ مولوی عبدالرب صاحب دہلی۔
* الجواب صحیح محمد ناظر حسن صدر مدرس مدرسہ عربی فتحپوری دہلی۔
* الجواب صحیح عزیز احمد عفی عنہ مدرس مدرسہ حسین بخش دہلی۔
* المجیب مصیب محمد اکرم عفی عنہ مدرس مدرسہ باڑہ ہندوراد دہلی۔
* الجواب صحیح عبدالرحمٰن عفی عنہ مدرس مدرسہ مولوی عبدالرب صاحب دہلی۔
* الجواب صحیح بندہ ضیاء الحق عفی عنہ۔
* الجواب صحیح محمد پرُدل عفی عنہ۔
* الجواب صحیح ولی محمد کرنالوی۔
* شخصیکہ مدعی رسالت باشد منکر نص قطعی است۔ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین۔
* الجواب صحیح محمد ذاکر بگوی عفی عنہ۔
* من اجاب فقد اصاب غلام رسول ملتانی۔

* الجواب صحیح ابومحمد احمد چکوالی۔
* الجواب صحیح نوراحمد عفی عنہ امرت سری۔
* جو شخص اقوال وعقائد مذکورۃ السوال کا قائل ومعتقد ہو وہ انکار منصوصات قطعیہ کی وجہ سے کافر ہے۔

اور کافر کی امامت و بیعت اور اس سے سبقت سلام تا تجدید اسلام قطعا ناجائز ہے۔اس لئے کہ یہ سب چیزیں اسلام کی پختگی اور ایمان کی مضبوطی پر مفترع ہیں۔الراقم ابوالحامد محمد عبدالحمید الحنفی القادری الانصاری لکھنوی۔

* الجواب صحیح محمد عبدالخالق عفی عنہ لکھنوی۔
* صحیح الجواب محمد قائم عبدالقیوم الانصاری لکھنوی۔
* صح الجواب محمد عبدالعزیز لکھنوی۔
* اصاب من اجاب محمد برکت اللہ لکھنوی۔
* اصاب من اجاب عبدالھادی الانصاری لکھنوی۔
* صح الجواب محمد عنائت اللہ عفی اللہ عنہ لکھنوی۔
* اصاب من اجاب محمد عبدالحمید غفراللہ الوحید لکھنوی۔

ودر کفر منکر قطعیات اختلاف نیست، ہمراہ چنین کساں بیعت ومحبت چہ معنی دارد؟1 الراقم غلام احمد مدرس مدرسہ نعمانیہ لاہور۔سبِ نبی کفر ہےاور دعوی نبوت کفر ہے۔نبی سے اپنے آپ کو افضل کہنے والا کافر ہے۔2 ابوبکر علی احمد محمود اللہ شاہ بدایونی عفی عنہ۔

کچھ شک نہیں کہ مرزا قادیانی ایک دہریہ معلوم ہوتا ہے،مفتری علی اللہ ہے۔

اس کی الہامات سے معلوم ہوتا ہے کہ اسے خدا پر بھی ایمان نہیں۔ کیونکہ خدا پر ایمان رکھنے والا اس قسم کے افتراء نہیں کیا کرتا۔[۳۱]

(۱) ترجمہ عبارت: جو شخص مدعی رسالت ہو وہ نص قطعی (وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ) کا منکر ہے۔ اور قطعیات کے منکر کے کفر میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ ایسے شخص کے ساتھ بیعت و محبت رکھنے کا کوئی معنی ہی نہیں۔

(۲) تفسیر بحر محیط میں ہے کہ:

ومن ذهب الى ان النبوة مكتسبة لا تنقطع او الى ان الولى افضل من النبى فهو زنديق يجب قتله

ترجمہ: ''جو یہ اعتقاد رکھے کہ نبوت کسبی اور غیر منقطعہ ہے یا یہ کہ ولی نبی سے افضل ہے تو وہ زندیق اور واجب القتل ہے۔'' (ج ۷ ص ۳۱۴)

اندازہ لگائیں کہ جب کسی سچے ولی اللہ کو کسی نبی سے افضل کہا جائے تو ایسا کہنے والا کافر و زندیق اور واجب القتل ہے۔ تو پھر جو ہو ہی کذاب و دجال اور اعلیٰ الزندقہ وہ کتنا بڑا کافر و مجرم ہوگا؟

(۳) مرزا قادیانی کے ایسے کفریہ افترات میں سے چند ایک ملاحظہ ہوں:

مرزا اپنا الہام بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ مجھ کو خدا نے فرمایا:

"انت منى وانا منك" (حقيقة الوحى ص ۷۴، خزائن ج ۲۲ ص ۷۷)

"وانت من مائنا وهم من فشل"

ترجمہ: ''تو ہمارے نطفہ سے ہے اور دوسرے لوگ ڈرپوک مٹی سے ہیں۔''

(اربعین نمبر ۴ ص ۳۶، خزائن ج ۱۷ ص ۳۸۵)

"بايعنى ربى"

ترجمہ: ''میرے رب نے میری بیعت کی۔'' (دافع البلاء ص ۶، خزائن ج ۱۸ ص ۲۲۸)

''خدا تعالیٰ میرے وجود میں داخل ہو گیا۔'' (کتاب البریہ ص ۷۹، خزائن ج ۱۳ ص ۱۰۴)

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

* اس لئے میرا یقین ہے کہ مرزا قادیانی جو کچھ کرتا ہے سب دنیا سازی کے لیے کرتا ہے [1] پس اس کے خلف نماز جائز نہیں ابوالوفا ثناء اللہ امرت سری۔
* چونکہ شخص مذکورہ اپنے کو سچا رسول کہتا ہے [2] اور رسالت کا ختم ہوجانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نصوص قطعیہ یقینیہ سے ثابت ہے۔ جو حد تواتر میں داخل ہیں۔اس لئے وہ شخص بلاشبہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔پس امامت و بیعت دوستی وسلام و کلام اس سے اور اس کے مریدوں سے جائز نہ ہوگا۔واللہ اعلم۔

احقر محمد رشید مدرس مدرسہ جامع العلوم کانپور۔

جواب صحیح ہے محمد اسحاق عفی عنہ مدرس مدرسہ جامع العلوم کانپور۔

* الاجوبۃ صحیحۃ مقبول حسن عفی عنہ مدرس سوم مدرسہ جامع العلوم کانپور۔
* لقد اصاب من اجاب مشتاق احمد اول مدرس مدرسہ فیض عام کانپور۔
* جو کلمات سوال میں مذکور ہیں ہر ایک کلمہ کا مرتکب اشد کافر ہے۔ چہ جائیکہ کفر متعدد جمع ہوجائیں۔ توہین رسالت اور ادعاء رسالت اعلی درجہ کا کفر ہے۔العاجز عبدالمنان وزیرآبادی۔
* مرزا غلام احمد کے خیالات اور اعتقادات اکثر ایسے ہیں جن پر فتویٰ کفر عائد ہوتا ہے۔یوسف علی عفا عنہ میرٹھی خیرنگری۔

---

(۱) اس بات کی صداقت پر مرزا کے بیٹے بشیر الدین کا اپنا بیان پڑھئے:
لکھتا ہے:''بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ (یعنی مرزا کی بیوی) نے ایک دفعہ میں نے سنا کہ مرزا امام الدین اپنے مکان میں کسی کو مخاطب کر کے بلند آواز سے کہہ رہا تھا کہ بھئی (یعنی بھائی) لوگ (حضرت صاحب کی والدہ کی طرف اشارہ تھا) دکانیں چلا کر نفع اٹھا رہے ہیں ہم بھی کوئی دکان چلاتے ہیں۔والدہ فرماتی تھیں کہ پھر اس (مرزا قادیانی) نے چوڑوں کی پیری کا سلسلہ جاری کیا۔ (سیرت المہدی ج ا ص ۲۸)
اس کی مزید تفصیل کے لئے راقم کی کتاب ''شرائط نبوت وردمرزائیت'' کا مطالعہ کیجئے۔
(۲) (خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۱، دافع البلاء ص ۱۱)

* جواب صحیح ہے محمد عبداللہ ناظم و دینیات مدرسۃ العلوم علی گڑھ۔
* تمام علماء کرام نے اس کے کافر ہونے پر اتفاق کر لیا ہے[۱] کوئی گنجائش تاویل نہیں۔ لہٰذا اس کی بیعت اور اس کے پیرو سے مجالست ومواکلت قطعی ناجائز ہے۔ ابو المعظم سید محمد اعظم شاہجہانپور۔
* میری نظر سے مرزا کی کتابیں گزریں ان میں صراحتاً عقائد کفریہ مرقوم ہیں۔ لہٰذا میں باعتبار ان کتابوں کے مرزا کو کافر سمجھتا ہوں۔ غلام محی الدین امام جامع مسجد شاہجہانپور۔
* مرزا کی کتابوں میں بہت سے کفریات موجود ہیں جو نصوص قاطعہ کے خلاف ہیں۔ لہٰذا وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ عبد الکریم عفی عنہ از ہندوستان۔
* جو شخص توہین کسی نبی کی انبیاء علیہم السلام سے کرے وہ مردود اور کافر ہے[۲] تو اس کا کفر اور کفار کے کفر سے زائد ہے۔ العیاذ باللہ۔ فقط محمد عثمان عفی عنہ مدرس اول مدرسہ عین العلم شاہجہانپور۔
* بیشک ایسے شخص کے کفر میں کوئی شک نہیں واللہ تعالیٰ اعلم فقط محمد عبد الخالق عفی عنہ مدرس دوم مدرسہ عین العلم شاہجہانپور۔
* بیشک یہ شخص اسی طرح کا کافر ہے جیسا کہ مولانا مولوی محمد عثمان صاحب دام ظلہم نے فرمایا ہے۔ فقط ابو الرفعت محمد سخاوت اللہ خان مدرس سوم مدرسہ عین العلم شاہجہانپور۔
* مرزا غلام احمد قادیانی یقیناً کافر ہے۔ اُس کے کفر میں ذرا بھی شک نہیں ہے۔ احقر کو اس کی کتب بتمامہ دیکھنے کا بھی اتفاق ہوا ہے۔

اس سے اور اس کے متبعین سے اسلامی طریقہ سے ملنا جلنا ناجائز ہے۔ واللہ اعلم بالصواب محمد اعزاز علی بریلوی۔

(۱) عرب وعجم کے تمام علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مرزا غلام قادیانی اور اس کے ماننے والے تمام کافر و مرتد ہیں۔ جس کی تفصیل و دلیل کے طور پہ یہ فتویٰ اور حسام الحرمین از اعلیٰ حضرت، رجم الشیاطین از غلام دستگیر قصوری اور ۷ ستمبر ۱۹۷۴ کو پاکستان کی قومی اسمبلی میں ہونے والا فیصلہ اس پہ شاہد ہے۔

(۲) صحیح بات ہی ہے کہ اس کی توبہ قبول نہیں ہے جیسا کہ ہم در مختار کے حوالہ سے وضاحت کر چکے ہیں۔

* مرزا قادیانی جو عیسےٰ مسیح ہونے کا مدعی ہے[1] اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت کلمات شنیعہ رکھنے والا سراسر کاذب اور مفتری انتہا درجہ کا بددین مرتد ملحد خبیث النفس اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

اس کی اتباع کرنیوالے بھی اسلام سے خارج ہیں۔ امامت کے لائق نہیں۔عبدالجبار عمر پوری دہلی کشن گنج۔

* مرزا قادیانی ان عقائد باطلہ کی رو سے بلا ریب کافر مجاہر ہے[2] قرآنی اور اجماعی امر ہے کہ دنیا میں پہلا کافر ابلیس لعین ہے۔

اور اس کا کفر بنص بنابراسکے ہے اور وجوہ بھی تکفیر مرزائین کے آیات واحادیث سے بکثرت ملتی ہیں۔مرزائیوں سے ارتباط اسلامی بنصوص آیات واحادیث ممنوع ہے۔ جملہ تکالیف شرعیہ وارشادات اسلامیہ وخطابات تشریعیہ امامت وغیرہ سب بعد الایمان ہیں۔جب ان کا ایمان نہیں تو ایسے تعلقات اسلامیہ ان سے کیا معنی رکھتے ہیں۔ بلکہ جو شخص انکی تکفیر میں تامل کرے اس پر بھی مخافت کفر ہے[3] اور یہ پہلا زینہ ہے[4] دخول فی المرزائیت ہے[5] حررہ محمد عبدالحق الملتانی عفی عنہ۔

* الجواب صحیح محمود عفی عنہ۔
* الجواب صحیح محمد فیض اللہ عفی عنہ۔

---

(۱) مرزا کہتا ہے:

''میرے اس دعوئے مسیح موعود ہونے میں کوئی نئی بات نہیں ہے یہ وہی دعویٰ ہے جو براہین احمدیہ میں بار بار بتصریح لکھا گیا''۔

(کشتی نوح ص ۴۷،خزائن ج ۱۹ ص ۵۱ مزید دیکھئے،فتح الاسلام ص ۹ تا ۱۱،خزائن ج ۳ ص ۷-۸ ، ازالہ ج اول ص ۶۵۹،خزائن ج ۳ ص ۴۵۶ ، فتح اسلام ص ۵۱۷ حاشیہ،خزائن ج ۳ ص ۱۱

،تذکرہ الشہادتین ص ۳۳، خزائن ج ۲۰ ص ۳۵، وغیرھا)

(۲) یعنی اعلانیہ کفر کرنے والا اسے ''مرتد منافق'' کہا جاتا ہے جو کفر کی تمام اقسام سے بدترین قسم ہے۔ جس کی یوں تعریف کی جاتی ہے:

''مرتد کافر'' وہ کہ کلمہ اسلام اب بھی پڑھتا ہے، اپنے آپ کو مسلمان ہی کہتا ہے پھر اللہ عزوجل یا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا کسی نبی کی توہین کرتا ہے یا ضروریات دین میں سے کسی شئے کا منکر ہے۔ (احکام شریعت حصہ اول ص ۱۳۲)

(۳) مخافت (خوف) کیا؟ ایسا بھی کافر ہے، جیسا کہ ہم فقہاء کا یہ جزیہ پہلے سے بھی نقل کر آئے ہیں کہ:

"من شك في كفره وعذابه فقد كفر"

ترجمہ: ''جو اس کے کفر اور عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔''

(درمختار باب المرتد ص ۳۵۶)

"نكفر من لم يكفر من دان بغير ملة الاسلام او وقف فيهم اوشك في كفرهم"

ترجمہ: ''ہم ایسے شخص کی تکفیر کرتے ہیں جو اسلام کے غیر کسی دین والے کی تکفیر نہ کرے یا توقف کرے یا شک کرے (ان کے کفر میں)۔''

(شفاء شریف ج ۲ ص ۱۷۲)

(۴) یعنی مرزائیوں وقادیانیوں کے کفر میں تامل کرنا۔

(۵) اور مرزائیت ایسا کفرستان ہے کہ جس میں داخلے کا پہلا قدم ہی بندے کو کافر کر دیتا ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

یہاں پر ایک فتویٰ مختصر کر کے علمائے کرام لاہور کا ایک مرزائی کا جنازہ پڑھنے کے بارہ میں درج کرتا ہو

================

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک مسجد کے امام اہل سنت والجماعت ہے اور اسکے تکفیر کے فتوؤں سے واقف ہوکر دیدہ دانستہ ایک مرزائی کے جنازہ کی نماز پڑھائی ہے آیا کہ ایسے شخص کے حق میں شرعاً کیا حکم ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب: مرزا غلام احمد قادیانی اعلانیہ نزول وحی نبوت اور رسالت کے مدعی ہیں [1]۔ اس لحاظ سے ان کا اوران کے مریدوں کا خارج از دائرہ اسلام ہونا مسلم الثبوت ہے۔ امام ابوالفضل قاضی عیاض کتاب الشفاء فی تعریف حقوق المصطفیٰ جلد ۲ ص ۵۱۹ [2] اس کے اور اس کے مریدوں کے پیچھے اقتدا اور ان کے جنازہ کی نماز پڑھنا ہرگز درست نہیں ہے [3]۔

---

(۱) اس بارے میں مرزا کی اپنی عبارات ملاحظہ ہوں:

''خدا نے مجھے نبی اور رسول کے نام سے پکارا''

(مجموعہ اشتہارات ج۲ص ۵۲۶، ایک غلطی کا ازالہ ص ۴، خزائن ج ۱۸ص ۲۱۱، انوار العلوم ج ۲ ص ۵۷۵-۵۷۶، قول بلیغ ص ۷۳)

''اور میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے۔ اور اسی نے میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشان (معجزات) ظاہر کیے جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں''۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۶۸، خزائن ج ۲۲ ص ۵۰۳)

''یہ بھی سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے، جس نے اپنی وحی کے ذریعے سے چند امر اور نہی بیان کیے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب الشریعت ہو گیا''۔
پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالف ہیں کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی''۔(اربعین نمبر ۴ ص ۶، خزائن ج ۱۷ ص ۴۳۵)

یہ بطورِ نمونہ کے طور پر ہم نے کچھ عبارات نقل کیں ورنہ مرزا قادیانی کی کتابیں ایسے دعوئے وحی و نبوت سے بھری پڑی ہیں۔

(۲) فاضل مجیب کا اشارہ شفاء شریف کی ان عبارات کی طرف ہے جن کو ہم اپنے حواشی میں بارہا نقل کر چکے، وہ یہ ہیں۔

و کذالك من ادعی نبوۃ احد مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم او بعدہ۔ ۔۔۔ کذالك من ادعی منھم انہ یوحی الیہ۔۔۔ فلا شك فی کفر ھؤلاء الطواف کلھا قطعا اجماعا و سمعا و ھذا نکفر من دان بغیر ملۃ المسلمین من الملل او وقف فیھم او شك او صحح مذھبھم۔
(ج ۶ ص ۲۴۵-۲۴۶ مطبوعہ دار الغد الجدید)

(۳) ولا تصلو علیھم ولا تصلو معھم
ترجمہ: ''اور نہ ان کی نماز جنازہ پڑھو اور نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو۔(الحدیث)''
(کنز العمال ج ۱۲ ص ۵۴۰، حدیث ۳۲۵۲۸)

فتاویٰ شامی میں ہے: والحق حرمۃ الدعاء بالمغفرۃ للکافر
ترجمہ: ''اور حق یہی ہے کہ کافر کے لیے مغفرت کی دعا کرنا حرام (کفر) ہے۔''
(ج ۱ ص ۵۳۲)

مرتدین کی نمازِ جنازہ کے بارے میں فقہاء کرام ارشاد فرماتے ہیں:
واما المرتد فیلقی فی حفرۃ کالکلب
ترجمہ: ''بہر حال مرتد تو (جنازہ پڑھے بغیر) کتے کی طرح اسے کسی گڑھے میں پھینک دیا جائے گا۔''(ج ۱ ص ۱۴۰)

ہم گزشتہ صفحات میں بالتحقیق ثابت کر چکے ہیں کہ مرزائی قادیانی صرف مرتد نہیں بلکہ ''مرتد منافق'' ہیں۔ اس لیے ان کے پیچھے، ان کے ساتھ یا ان کی نماز جنازہ پڑھنا ہرگز درست نہیں ہو سکتا۔

* پس جس نے دیدہ دانستہ مرزائی کے جنازہ کی نماز پڑھی ہے، اسکو اعلانیہ توبہ کرنی چاہئے اور مناسب ہے کہ وہ اپنا تجدید نکاح کرے۔ اور حسب طاقت کھانا کھلاوے اگر وہ ایسا نہ کرے گا۔ تو اہل سنت والجماعت کو اس کے پیچھے نماز نہ پڑھنے چاہئے۔ ایسے منافق کے پیچھے نماز درست نہیں ہوتی۔[1] کتبہ المفتی محمد عبداللہ ٹونکی از لاہور۔
* المجیب مصیب محمد عرفان عفی عنہ۔
* الجواب صحیح محمد عالم مدرس دوم مدرسہ حمیدیہ لاہور۔
* ذالك كذالك محمد حسین عفا عنہ۔
* هذا الجواب صحیح والمجیب نجیح محمد یار عفی عنہ۔
* قد صح الجواب حسن عفی عنہ اول مدرس مدرسہ حمیدیہ لاہور، فقیر غلام قادر بھیروی عفی عنہ از لاہور۔
* المجیب المصیب احقر محمد باقر عفا اللہ عنہ۔
* جواب صحیح غلام رسول چہارم مدرس مدرسہ حمیدیہ لاہور۔
* الجواب صحیح ابوسعید محمد حسین بٹالوی۔

---

(۱)　اس کی تائید میں مزید ایک اور فتویٰ ملاحظہ فرمائیں:

حضرت محدث اعظم پاکستان ایک استفتاء کے جواب میں فرماتے ہیں:

''زید سے جبکہ مرزائی کی بیعت فارم پر دستخط کرائے تو زید کافر و مرتد ہوگیا۔ زید اسلام سے باہر ہوگیا اور مرزائی ہوگیا۔ اس کی نماز شرعا نماز نہیں۔''

اور اس کا اپنے آپ کو مسلمان تصور کرنا غلط، اس کی بیوی نکاح سے باہر، اس کی بیوی اگر زید کے

مرزائی ہونے پر بے خبر رہی تو وہ معذور ہے، زید کی بیوی کو جو حمل زید مرزائی سے پہلے ہوا اس سے جو بچہ پیدا ہوگا وہ جائز اولاد ہے۔

زید نے مرزائی بننے کے بعد جو مجامعت کی تو قطعاً حرام مگر جو بچہ ڈیڑھ دو ماہ کے بعد پیدا ہوا تو اس بچہ کو حرامزادہ نہیں کہا جائے گا۔ کیونکہ اس بچہ کا وجود اس کے مرزائی ہونے سے پہلے ہو چکا تھا۔ ہاں اس نے جو مجامعت کی وہ حرام ہے، پہلے بچے کے بعد جو دو بچے پیدا ہوئے وہ حرام اور زنا کے ہیں، کیونکہ نکاح ٹوٹ چکا تھا، اس لیے وہ دو بچے حرامکاری، زنا کاری سے ہوئے اور اس کے بچے بچیاں مسلمان رہیں گے۔

ان کا نکاح مسلمان عورت مسلمان مرد سے جائز ہے۔ ایسے بچے جو حرام کاری اور بد کاری سے ہیں وہ ثابت النسب نہیں ہیں (یہ) ان کا شرعاً باپ نہیں لہذا ایسے بچے ماں کی وراثت کے حقدار ہیں۔ ماں کے توسط سے جتنے رشتہ دار ہوں گے شریعت کے مطابق ایسے بچے ان رشتہ داروں کے ورثاء ہوں گے۔ ان کی وراثت کے شریعت کے مطابق حقدار ہوں گے۔

''مسئلہ صورت واقعی پیچیدہ ہے اور اس پیچیدگی کا حل یہ کہ وہ شخص جلد از جلد مرزائی مذہب سے توبہ کر لے۔ نئے سرے سے کلمہ اسلام پڑھے، تجدید اسلام کرے، حرام کاری سے توبہ کرے تو اس کے بعد اپنی سابقہ بیوی سے دوبارہ نکاح کرے، حلالہ کرنے یا عدت گزارنے کی اس میں ضرورت نہیں، دو مسلمان گواہ کے سامنے اس شخص میں اور اس کی بیوی میں ایجاب وقبول ہو جائے، یا کسی نکاح پڑھانے والے مسلمان سے شرعی گواہوں کے سامنے ایجاب وقبول کرے تو نکاح ہو جائے گا۔'' (فتاویٰ محدث اعظم پاکستان ص ۹۵-۹۶)

فتاویٰ دار العلوم نعیمیہ میں ہے:

''کافر کے لیے دعائے مغفرت کرنا جائز نہیں، یہ غیر اسلامی فعل ہے، اور ان کے ایمان کو ہٹ بھی کرتا ہے اس لیے لازم ہے کہ توبہ کے ساتھ ساتھ تجدید ایمان بھی کرے۔'' (ص ۹۶)

❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀

﴿فتویٰ شریعت غرا﴾

اُس شخص کی نسبت جو مرزا غلام احمد قادیانی کا مرید نہ ہونے کے باوجود اسکو مسلمان جانتا ہے

==

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس شخص کے بارے میں جو کہتا ہے کہ میں مرزا اغلام احمد قادیانی کا مرید تو نہیں ہوں اور نہ ان کے اعتقادی مسائل میں شامل ہوں لیکن اسکو مسلمان جانتا ہوں۔ کیا ایسے شخص کی بیعت اور امامت درست ہے اور شرعا اسکو کیا کہنا چاہئے۔ بینوا بالتفصیل جزاکم اللہ الرب الجلیل۔

جواب: جو شخص مرزا غلام قادیانی کے عقائد کفریہ کے معلوم ہونے کے باوجود اسکو کافر نہ جانے وہ بھی کافر ہے۔ ایسے شخص اکثر وہی دیکھے گئے ہیں جو منافق اور کافر ہیں یعنی دراصل مرزائی ہوتے ہیں۔ لیکن ظاہرداری کے طور پر کہتے ہیں کہ ہم مرزا کو مسلمان جانتے ہیں یا اس پر ہم کفر کا فتویٰ نہیں دیتے یا ہم اس کو اچھا تو نہیں جانتے لیکن کافر بھی نہیں کہتے۔ لیکن یہ سب کارروائی منافقانہ ہے۔[1] کوئی مصلحت مدنظر رکھ کر ظاہر نہیں ہوتے۔ فی الحقیقت پکے مرزائی ہوتے ہیں۔ یادرکھو مسلمان کی شان سے بہت بعید ہے۔ کہ ایسے کافر کی تکفیر میں توقف یا تردد کرے۔[2]

الحاصل مرزا اور اس کے سب مرید اور باوجود مرزا کی کفریات کے معلوم ہونے کے اس کے کفر میں توقف کرنے والے سب کے سب کافر ہیں[3]۔ توہین انبیاء علیہم السلام، ادعائے نبوۃ اور رد نصوص ایسا کفر ہے جس میں اہل سنت میں سے کسی

کا بھی اختلاف نہیں ہے[4]۔ اس واسطے دلائل لکھنے کی کچھ ضرورت نہیں فقط۔ واللہ اعلم
حررہ یوسف عفی عنہ از بگھیلے والا۔

جواب: جو شخص مرزا غلام احمد کے اقوال پر مطلع ہو کر اس کو کافر نہ جانے وہ خود بھی کافر و مرتد ہے۔ بلکہ جو شخص اس کے کافر ہونے میں شک و تردد کرے وہ بھی کافر مستحق عذاب عظیم ہے۔

شفاء شریف میں ہے کہ:

"نکفر من لم یکفر من دان بغیر ملة المسلمین من الملل او وقف فیهم او شك"

ترجمہ: "یعنی ہم اس شخص کو کافر کہتے ہیں جو کافر کو کافر نہ کہے یا اس کی تکفیر میں توقف کرے یا شک و تردد کرے[5]۔ وغرر و مجمع الانہر و درمختار و فتاویٰ خیریہ و بزازیہ وغیرہ میں ہے:

"من شك فی کفره وعذابه فقد کفر" یعنی جو شخص اس کے کفر و عذاب میں شک کرے یقیناً خود کافر ہے[6] واللہ تعالیٰ اعلم۔ کتبہ محمد عبدالرحمن اسہاری عفی عنہ۔

* صح الجواب احمد رضا بریلوی عفی عنہ
* الجواب صحیح محمد عبدالمجید سنبلی عفی عنہ۔
* صح الجواب عبدہ ظفرالدین بریلوی۔[7]

---

(۱) کیونکہ قرآن مجید نے واضح طور پر فرمایا ہے:
ولا تلبسو الحق بالباطل و تکتمو الحق وانتم تعلمون (القرآن)
ترجمہ: "اور حق کو باطل کے ساتھ نہ ملاؤ اور دیدہ و دانستہ حق نہ چھپاؤ۔"
(سورۃ البقرہ آیت نمبر ۴۲، ترجمہ کنز الایمان)

ایسوں کے لئے ہی کہا جاتا ہے:

دو رنگی چھوڑ کر یک رنگ ہو جا

سرا سر موم ہو جا یا سنگ ہو جا

(۲) اس لئے کہ اسلام کا تو پہلا سبق ہی شرک و بطلان اور اس کے حمائیتوں کی نفی کرنے کا ہے ،یعنی کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں معبود برحق رب تعالیٰ کا ذکر بعد میں ہے پہلے جھوٹے و باطل خداؤں کی نفی ہے۔ یوں ہی قرآن مجید نے دین اسلام کی تبلیغ کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔

نمبر ۱:الامر بالمعروف یعنی اچھائی اور اچھوں کی تعریف وتحسین کرنا اور اچھائی کا حکم دینا۔

نمبر ۲:النہی عن المنکر یعنی برائی اور بُروں کی مذمت کرنا ان سے اجتناب کرنا اور کروانا۔

اس لئے ایک بندہ مومن پر لازم ہے کہ جہاں وہ رب تعالیٰ اور اُس کے پیاروں سے پیار کرتا ہے۔ وہاں رب تعالیٰ اور اس کے پیاروں کے دشمنوں اور گستاخوں سے دشمنی بھی رکھے۔ ان کی مذمت کرے،ان سے دور رہے،الغرض جو قرآن وحدیث کی نگاہ میں مسلمان ہیں انہیں مسلمان کہے،ان سے پیار کرے،ان کی سنگت اختیار کرے اور جو قرآن وحدیث کے منکر ہیں انہیں کافر کہے،ان سے نفرت کرے ،ان سے دور رہے۔

(۳) فتاویٰ ملک العلماء میں اسی طرح کے ایک سوال کے جواب میں فرمایا:

’’قادیانی کہ اپنے لئے رسالت ونبوت کا مدعی اور انبیاء کرام اور خصوصاً عیسیٰ روح اللہ علیہ الصلاۃ والسلام کو کھلی گالیاں دینے والا ہے قطعاً یقیناً اجماعاً سخت مرتد وسخت عدو اللہ اور سخت دشمن اسلام ہے۔اس کا مرید ہونا تو نہایت عظیم آفت ہے جو اس کے کفری عقائد پر مطلع ہو کر اسے مسلمان جانے وہ ہرگز مسلمان نہیں۔

جو شخص اسکا مرید ہو اس کی عورت فوراً اس کے نکاح سے نکل جاتی ہے،اس کے ساتھ صحبت ،زنائے محض ہوتی ہے،خواہ عورت دین اسلام پر قائم رہے یا وہ بھی اسی کے ساتھ ہو جائے،ہر طرح زنائے محض ہے‘‘۔(ص۱۱۸)

(۴) گزشتہ صفحات میں ہم اس پر اہل اسلام کے فتاوٰی جات پیش کر چکے ہیں۔

(۵) شفاء شریف ج ۲ ص ۲۴۶۔

(۶) مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر ج ۱ ص ۶۷۷، فتاوی رضویہ شریف ج ۱۴ ص ۲۳۸۔۲۳۹، المبین ختم النبیین۔

(۷) امام اہلسنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمہ۔

(۸) خلیفہ اعلیٰ حضرت ملک العلماء علامہ ظفر الدین بہاری علیہ الرحمہ۔

❁❁❁❁❁❁

* الجواب صحیح والمجیب مصیب احقر الزمن محمد حسن مدرس مدرسہ نعمانیہ امرت سر۔
* جواب صحیح سید حسن عفی عنہ مدرس مدرسہ نعمانیہ لاہور۔
* جواب صحیح ہے کریم بخش سنبلی عفی عنہ۔
* الجواب صحیح عبدالوحید مدرس اول مدرسہ نعمانیہ امرت سر۔
* هذا الجواب صحیح محمد اشرف مدرسہ نعمانیہ لاہور۔
* قولنا به هذا الحکم ثابت فقیر سعد اللہ شاہ ساکن سوات بنیر۔
* وجدته صحیحاً ملیحاً مسکین عبداللہ شاہ سوری پلٹن نمبر ۱۹ سیالکوٹی ثم گجراتی۔
* جواب صحیح ہے بندہ امام الدین کھپورتلوی۔
* هذا الجواب صحیح سید علی عفی عنہ جالندھری محلہ کھودیاں۔
* لقد اصاب من اجاب حررہ الفقیر المفتی ولی محمد جالندھری۔
* الجواب صحیح لا شك فیه علم الدین لاہوری۔
* جو شخص ایسے شخص کو مسلمان سمجھتا ہے وہ یا جاہل ہے یا بدعقیدہ بیعت اور امامت ایسے شخص کی بھی درست نہیں۔ کتبہ ابوالفضل محمد حفیظ اللہ مدرس دارالعلوم ندوۃ العلم لکھنؤ۔
* الجواب صحیح سید علی زین عفی عنہ مدرس مدرسہ دارالعلوم ندوہ لکھنؤ۔
* الجواب صحیح والمجیب مصیب ابوعماد محمد شبلی عفی عنہ جی راجپوری مدرس دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ۔

ایسا شخص جاہل ہے اس کو سمجھانا چاہیے اور اگر وہ اپنی غلطی پر مصر ہو تو اس کی امامت سے بچنا چاہیے۔ اور بیعت ایسے شخص سے نہ کی جائے یہ شخص بدعتی ہے۔ حررہ محمد واحد نور رامپوری۔

بہتر یہی ہے کہ ایسے شخص کے پیچھے نماز نہ پڑھیں، حررہ محمد امانت اللہ از علی گڈھ۔

* ھذہ الاجوبۃ صحیحۃ محمد لطیف اللہ عفی عنہ از علی گڑھ۔
* جو شخص مرزا غلام قادیانی کو مسلمان جانے گو اس کے طریقہ پر نہ ہو یا مرید نہ ہو مگر وہ ایسا ہے جیسا شمر اور ابن زیاد اور یزید اور ابن ملجم کو مسلمان جانتا ہے[1] اور جاننے والا بھی منافق خارجی ہے[2] حررہ یمین الہدیٰ شاہ قادری از کلکتہ۔
* ایسا شخص جاہل ہے کفر اور اسلام میں تمیز نہیں رکھتا اس کی امامت اور بیعت قبول نہیں ہے یا واقف متعصب ہے۔ اس کو توبہ کرنی چاہیے ورنہ یہ تعصب بے محل مخل امامت و ارشاد ہوگا حررہ ابو الحامد محمد عبد المجید الحنفی القادری الانصاری النظامی لکھنوی۔
* ھذہ الاجوبۃ صحیحۃ ابو سعید محمد عبد الخالق لکھنوی۔
* اصاب من اجاب محمد عبد العزیز لکھنوی۔
* صح الجواب عبد الخالق لکھنوی۔

---

(۱) بلکہ اس سے بھی بدتر ہے، کیونکہ جس طرح قوم مرزائیہ دنیائے کائنات کی سب سے بڑی گستاخ، بے باک، اور خبیث ہے ان کو مسلمان سمجھنے والا اتنا ہی بڑا گستاخ اور خبیث ہے۔ وہ ایسے ہی ہے کہ جیسے کوئی ابو جہل، عتبہ، شیبہ، نمرود، فرعون اور شیطان کو مسلمان کہنے والا اور جنتی کہنے والا ہو۔

(۲) یہ لفظ خروج کو منسوب ہے، اسی سے خارج اور خوارج بنتا ہے۔ علامہ شہرستانی علیہ الرحمہ خوارج کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

کل من خرج علی الامام الحق الذی اتفقت الجماعة علیه یسمی خارجیاسواء کان الخروج فی ایام الصحابة علی الائمة الراشدین او کان بعدهم علی التابعین لهم باحسان والائمة فی کل زمان

ترجمہ: ''ہر وہ شخص جو اہل سنت و جماعت کے متفقہ امام کے خلاف خروج کرے اسے خارجی کہا جاتا ہے۔ یہ خروج صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے زمانے میں خلفاء راشدین کے خلاف ہو یا ان کے بعد تابعین کے خلاف ہو خواہ ہر زمانے میں ائمہ کے خلاف ہو۔'' (الملل والنحل ص ۱۳۳)

فقیر فیضی کہتا ہے کہ مرزا قادیانی اور اس کی ذریت اور مرزا کو اچھا جاننے سمجھنے والے خوارج سے بھی بدتر اور شریر ہیں۔ کیونکہ خوارج تو وہ بدمذہب ہیں جو اپنے زمانے کے امام برحق کے خلاف خروج کرتے ہیں۔ اور مرزائیہ وہ طائفہ خبیثہ ہے کہ رب تعالیٰ، اس کے تمام فرشتے، تمام انبیاء، اور تمام صحابہ واہلبیت اور تمام مسلمانوں کے خلاف قولاً فعلاً بغاوت رچاتے رہتے ہیں۔

* الجواب صحیح ولی محمد کرنالوی۔
* صح الجواب محمد قاسم عبدالقیوم الانصاری لکھنوی۔
* اصاب من اجاب محمد برکت اللہ لکھنوی۔
* اصاب من اجاب محمد عبدالغنی مدرس مدرسہ فتحپوری دہلی۔
* الجواب صحیح بندہ محمد قاسم مدرس مدرسہ امینیہ دہلی۔
* الجواب صحیح انظار حسن مدرس مدرسہ امینیہ دہلی۔
* الجواب صحیح محمد کرامت اللہ دہلوی۔
* الجواب صحیح والمجیب نجیح بندہ محمد امین مدرس مدرسہ امینیہ دہلی۔
* الجواب صحیح محمد عبدالخالق دہلوی۔
* جو شخص مرزا کے عقائد معلوم کر کے اس کو کافر خارج از اسلام نہ جانے وہ بھی اسی کا پیرو کار ہے، ابومحمد سعید محمد حسین بٹالوی۔ اگر غلام احمد کے عقائد کفریہ کو عقائد کفریہ جانتا ہے، اور پھر ان سے راضی وخوش ہے تو یہ بھی کافر ہے۔ لان الرضا بالکفر کفر۔ محمد کفائت اللہ شاہجہانپوری مدرس مدرسہ امینیہ دہلی۔
* مرزا اور اسکے ہم عقیدہ لوگوں کو اچھا جاننے والا جماعت اسلام سے جُدا ہے۔ ایسے شخص سے بیعت کرنا حرام اور اس کو امام بنانا ناجائز ہے۔ مشتاق احمد حنفی مدرس گورنمنٹ سکول دہلی۔
* کسیکہ قائل جواز اقتدا خلف مرزا و اتباع او باشد مخفی وناواقف از اصول دین است زیرا کہ صحت نماز بدون ایمان صورت نمے بندد بطلان نماز امام موجب بطلان نماز مقتدی است۔

کما لا یخفی علی من لہ مسکہ بالدین و بیعت چین ناواقف بریں قیاس

بایدکرد۔[2] غلام احمد مدرس مدرسہ نعمانیہ لاہور۔

* من اصاب فقد اجاب۔[3] غلام رسول الملتانی عفی عنہ۔

---

(۱) تفسیر قرطبی ج ۵ جز خامس ص ۳۹۸، فتاوی رضویہ شریف ج ۱۱ ص ۱۷۱۔

(۲) ترجمہ عبارت:

جو کوئی مرزا قادیانی اور اس کے پیروکاروں کے پیچھے نماز کے جواز کا قائل ہو وہ اصول دین سے ناواقف اور خطاکار ہے۔ اس لئے کہ بغیر ایمان کے نماز صحیح ہونے کی کوئی صورت نہیں۔ اور امام کی نماز کا باطل ہونا مقتدی کی نماز کے باطل ہونے کا موجب ہے۔ جیسا کہ دین کا تمسک رکھنے والے پر پوشیدہ نہیں۔ جاہل کی بیعت کو بھی اس پر قیاس کر لینا چاہیے۔

(۳) جس نے (یہ) جواب دیا ہے بے شک درست دیا ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

* الجواب صحیح محمد ذاکر بگوی عفی عنہ لاہوری۔
* الجواب صحیح ابو محمد احمد عفی عنہ چکوالی لاہوری۔
* الجواب صحیح نور احمد عفی عنہ امرت سری۔
* اصاب من اجاب سید حسین مدرس مدرسہ نعمانیہ لاہور۔
* جو شخص غلام احمد کو باوجود اس کے دعاوی کہ اہل اسلام جانے، یا اپنے دعوے میں صادق سمجھے وہ اسلام اور دین محمدی سے خارج ہے۔ الراقم عبد الجبار امرت سری۔
* الجواب صحیح عبد العزیز ساکن قلعہ۔
* ایسا شخص منافق ہے، ایسے شخص کے خلف اقتداء درست نہیں، سلام دین امرت سری۔
* الجواب صحیح حکیم ابو تراب محمد عبد الحق امرت سری۔
* الجواب صحیح سید شاہ حیدر آبادی۔
* جو شخص اس کو ولی جانتا ہے، وہی صراط مستقیم دین قویم سے منحرف ہے۔ مرید احمد لودھیانوی۔
* ایسا شخص کافر و مرتد ہے، ابو یوسف امرت سری۔
* ایسا شخص ساتر حق ہے، اور باطن میں معتقد قادیانی کا ہے، ایسے امام کی بیعت وغیرہ سے کنارہ کشی واجب ہے۔ الراقم محمد محی الدین صدیقی الحنفی امرت سری۔
* الجواب صحیح محمد اسحاق لودھیانوی۔
* اس کے عقیدے میں فرق ہے اس کی امامت اور بیعت جائز نہیں۔ الراقم عبد السلام پانی پتی۔

* شخص مذکور اگر مرزا کے کفریہ معتقدات پر اطلاع حاصل کرنے کے بعد اس کی تکفیر کرے تو فبہا ورنہ وہ بھی قادیانی کے ساتھ کفر میں ہم رشتہ ہے۔ اس کی بیعت و امامت ناجائز ہوگی، حررہ خلیل احمد۔
* الجواب صحیح عبد الطیف سہارنپوری۔
* الجواب صحیح ثابت علی سہارنپوری۔
* الجواب صحیح محمد کفایت اللہ سہارنپوری۔
* الجواب صحیح والقول نجیح مولوی غلام محمد صاحب (ہوشیار پوری صاحب نے ایسے شخص کی تکفیر پر بتاکید دو دفعہ العبد کی ہے) غلام محمد ہوشیار پوری۔
* الجواب صحیح حافظ محمد شہاب الدین لودھیانوی۔
* بتقاضائے کوائف مندرجہ بیان سائل ہر ایک جواب مطابق سوال صحیح و درست ہے اور ہر ایک جواب کی تائید کے ادلہ قطعیہ مؤید ہیں۔ اور کتب شرعیہ سے مملو، کتبہ احقر عبداللہ الصمد ابوالوفا غلام محمد ہوشیار پوری۔
* الجواب صحیح محمد ابراہیم وکیل اسلام لاہور۔
* اصاب من اجاب فضل احمد رائے پوری گجران۔
* الجواب صحیح محمد رکن الدین نقشبندی ساکن الور۔
* جواب صحیح ہے خادم شریعت ابوالہاشم محبوب عالم سیدوی ضلع گجرات۔
* رئیتہ فوجدتہ صحیحا ۱ نبی بخش رسول نگری۔
* ما اجاب بہ المجیب فھو مصیب ۲ غلام احمد امرت سری۔
* الجواب صحیح فتح محمد۔

* صح الجواب شیر محمد۔
* الجواب صحیح فقیر غلام رسول مدرسہ حمیدیہ لاہور۔
* الجواب صحیح فقیر غلام اللہ قصوری۔
* الجواب صحیح احمد علی شاہ اجمیری۔
* ھذا ھو الحق جمال الدین کٹھیالوی۔
* الجواب صحیح سلطان احمد گنجوی گجرات۔
* الجواب صحیح محمد عظیم متوطن گھگڑ۔
* المجیب مصیب احمد علی سیالوی۔
* صحیح الجواب عنایت علی سہانپوری۔
* الجواب صحیح محمد بخش سہرانی۔
* صحیح الجواب صدیق احمد۔
* جواب درست ہے احمد علی عفی عنہ مدرس مدرسہ اسلامیہ میرٹھ

---

(۱) میں نے اسے دیکھا (پڑھا) اور صحیح پایا۔
(۲) مجیب نے جو اس کا جواب دیا وہ صحیح ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

* الجواب صحیح احقر محمد گل محمد خاں مدرس مدرسہ عربیہ دیوبند۔
* صحیح الجواب سید محمد مدرس مدرسہ عربیہ دیوبند۔
* الجواب صحیح غلام اسعد مدرسہ دیوبند۔
* الجواب صحیح عزیز الرحمن مفتی حنفی مدرسہ عالیہ دیوبند۔
* اصاب المجیب محمد حسن مدرسہ دیوبند۔
* الجواب صحیح بندہ محمود عفی عنہ اول مدرس مدرسہ دیوبند۔
* الجواب صحیح قادر بخش مہتمم جامعہ مسجد سہانپور۔
* الجواب صحیح بندہ عبد الجبار عفی عنہ۔
* الجواب صحیح علی اکبر عفی عنہ۔
* المجیب صادق عبد الخالق۔
* الجواب صحیح نور اللہ خاں۔
* الجواب صحیح فتح علی شاہ۔
* المجیب مصیب عبد الرحمن۔
* الجواب صحیح بندہ محمد اسحاق عفی عنہ۔
* الجواب صحیح ابو عبد الجبار محمد جمال امرت سری۔
* الجواب صحیح رحیم بخش جالندھری۔
* الجواب صحیح بندہ عبد الصمد عفی عنہ مدرس مدرسہ دیوبند۔
* الجواب صحیح عبد الکریم ساکن ٹنڈہ محمد خاں ضلع حیدآباد سندھ۔
* جواب صحیح ہے محمد یعقوب دیوبند۔
* الجواب صحیح محمد رحیم اللہ دہلی۔

* الجواب صحیح المجیب مصیب حبیب المرسلین مدرس اول مدرسہ حسین بخش دہلی۔
* الجواب صواب محمد وصیت علی مدرس مدرسہ مولوی عبدالرب صاحب دہلوی۔
* هذاهو الحق خادم حسن عفی عنہ مدرس مدرسہ مولوی عبدالرب صاحب دہلی۔
* الجواب صحیح محمد ناظر حسن صدر مدرس عربیہ فتحپوری دہلی۔
* الجواب صحیح عزیز احمد عفی عنہ مدرس مدرسہ حسین بخش دہلی۔
* المجیب مصیب محمد اکرم عفی عنہ مدرس مدرسہ باڑھ ہندوالے دہلی۔
* الجواب صحیح بندہ ضیاء الحق عفی عنہ دہلی۔
* الجواب صحیح محمد پُردل عفی عنہ دہلی۔
* الجواب صحیح عبدالرحمن عفی عنہ مدرس مدرسہ عبدالرب صاحب دہلی۔
* الجواب صحیح حبیب احمد مدرس مدرسہ فتحپوری۔
* الجواب صحیح ولی محمد کرنالوی۔

ایسے آدمی کی بیعت ہی کفر ہے اور مسلمان جاننا درست نہیں، احمد علی عفی۔

* الجواب صحیح عبداللہ خاں مدرس مدرسہ اسلامیہ میرٹھ۔

جو ایسے مدعی کو اس کی تاویل کاذبہ اور دعاوی باطلہ میں سچا جانتا ہے اور راضی ہے وہ بھی کافر ہے۔ اس لئے کہ الرضا بالکفر کفر[1]۔

---

(۱) تفسیر قرطبی ج ۵ ص ۳۹۸

❋❋❋❋❋❋

* الجواب صحیح محمد عبدالغفار خاں رامپوری۔
* الجواب صحیح محمد سلامت اللہ رامپوری۔
* جواب صحیح ہے احمد سعید رامپوری۔
* الجواب صحیح محمد ضیاء اللہ خاں رامپوری۔
* ذالك الكتاب لاريب فيه محمد معزا خاں رامپوری۔
* ایسے صریح منکر کو مسلمان سمجھنا تو گویا خود مسلمانی سے خارج ہونا ہے۔ابوالعزم سید محمد اعظم مفتی حنفی شاہجہانپور۔
* جو شخص مرزا غلام احمد کے عقائد مخالف کو اچھا جانے اس کے پیچھے نماز درست نہیں اور نہ اس سے بیعت کرنا جائز ہے، یوسف علی مرٹھی۔
* جواب صحیح محمد عبداللہ علی گڑھ۔
* مرزا اور اس کے اتباع کی مثل میرے نزدیک اسلامی فرق میں ایسا کافر کوئی نہیں، العاجز عبدالمنان وزیر آبادی۔
* جو ایسے اعتقاد والے کو مسلمان جانے وہ بھی کافر ہے، جمال الدین ریاست کشمیر۔
* الجواب صحیح احمد جی علاقہ چھچھ۔
* الجواب صحیح سید محمد حسین واعظ سہانپور۔
* جو شخص مرزا کے عقائد سے ناواقف ہو کر اس کو مسلمان جانتا ہے تو یہ شخص معذور ہے اور غلطی میں مبتلا ہے۔اگر واقف ہو کر مسلمان کہتا ہے تو وہ بھی اسلام سے خارج ہے۔ ہرگز امامت کے لائق نہیں عبدالجبار عمر پوری دہلی کشن گنج۔
* جو شخص مرزا قادیانی کے حق میں باوجود علم اس بات کہ وہ اپنے آپ کو عیسیٰ بن مریم علیہ السلام پر تفضیل دیتا ہے، اور دعویٰ رسالت کرتا ہے حسن ظن رکھتا ہو، اور اس کو مسلمان کہتا ہو تو وہ شخص خود دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

ایسے شخص کی امامت و بیعت شرعاً ہرگز جائز نہیں۔اور اہل اسلام کو اس سے اجتناب لازم ہے۔حررہ محمد خدابخش عفی عنہ پشاوری۔

* مرزا کو یہ شخص اگر بربنائے جہالت کے مسلمان سمجھتا ہے تو معذور سمجھا جائے گا۔اور اگر باوجود اس کے ایسے دعاوی کفریہ اور عقائد باطلہ کے اس کو محض کلمہ گوئی پر مسلمان جانتا ہے تو خود اس کے اسلام پر خطرہ ہے۔اس کو پہلے تعلیم کافی دی جاوے۔

اگر نہ سمجھے تو اس کی امامت و بیعت کو بالکل چھوڑ دیا جاوے۔حررہ عبدالحق الملتانی۔

* **الجواب صحیح** محمود عفی عنہ ملتانی۔
* **الجواب صحیح** محمد فیض اللہ عفی عنہ ملتانی۔

❁❁❁❁❁❁

حواشی کے مآخذ ومراجع

نمبر شمار	کتاب	صاحبِ کتاب
1	قرآن مجید	کلامِ الٰہی
2	تفسیر قرطبی	امام محمد احمد قرطبی علیہ الرحمہ
3	تفسیر بحر المحیط	امام اثیر الدین محمد بن یوسف اندلسی علیہ الرحمہ
4	تفسیر خزائن العرفان	سید نعیم الدین مراد آبادی
5	کنز الایمان	امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی
6	ترمذی شریف	امام ابوعیسیٰ ترمذی
7	معجم کبیر	امام سلیمان بن احمد طبرانی
8	جمع الجوامع	امام جلال الدین سیوطی
9	کنز العمال	امام علی متقی بن حسام
10	جامع الاحادیث	علامہ محمد حنیف خاں رضوی صاحب
11	ارشاد الساری	امام احمد بن محمد قسطلانی
12	شرح صحیح مسلم	علامہ غلام رسول سعیدی
13	شفاء شریف	قاضی ایاض بن موسیٰ مالک
14	الاقتصاد	امام محمد بن محمد غزالی
15	الملل والنحل	امام محمد بن عبدالکریم شہرستانی
16	المبین ختم النبیین	امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی
17	دارالاحکام	علامہ علی حیدر
18	مجمع الانہر	امام عبدالرحمن بن محمد کلیبولی
19	درمختار	امام محمد بن علی حصکفی
20	ردالمختار	امام سید محمد امین ابن عابدین شامی
21	فتاویٰ رضویہ	امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی

22	فتاویٰ امجدیہ	صدرالشریعہ مفتی امجد علی اعظمی
23	فتاویٰ مفتی اعظم	مفتی اعظم ہند محمد مصطفیٰ رضا خاں
24	فتاویٰ ملک العلماء	ملک العلماء ظفرالدین بہاری
25	فتاویٰ محدث اعظم	محدث اعظم پاکستان سردار احمد رضوی
26	فتاویٰ نعیمیہ	شیخ الحدیث مفتی عبدالعلیم سیالوی صاحب
27	رجم الشیاطین	امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ
28	مسلمانوں اور مرزائیوں میں فرق	محشی

کتبِ مرزائیت

29	تحفہ گولڑویہ	مرزا غلام قادیانی	30	دافع البلاء	// // //
31	حقیقۃ الوحی	// // //	32	نزول المسیح	// // //
33	اربعین نمبر ۲	// // //	34	اربعین نمبر ۴	// // //
35	درثمین	// // //	36	تتمہ حقیقۃ الوحی	// // //
37	لیکچر سیالکوٹ	// // //	38	انجام آتھم	// // //
39	ازالہ اوہام	// // //	40	مسیح ہندوستان	// // //
41	کشتی نوح	// // //	42	ضمیمہ انجام آتھم	// // //
43	نورالقرآن	// // //	44	توضیح مرام	// // //
45	اعجاز احمدی	// // //	46	کتاب البریہ	// // //
47	فتح الاسلام	// // //	48	تذکرۃ الشہادتین	// // //
49	ایک غلطی کا ازالہ	// // //	50	خزائن العرفان جلد۱۱،۲۰،۲۲ ۱۸، ۱۷، ۱۳، ۹،۱۹،۱۵،۳	// // //
51	تذکرہ	قاسم علی	52	مجموعہ اشتہارات	مرزا قادیانی
53	حیات قدسی	غلام رسول راجیکی	54	سیرت طیبہ	مرزا بشیرالدین محمود
55	قول بلیغ	قاضی نذیر			